مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com
اللہ
رسول
محمد
صحیح احادیث کی روشنی میں
جنت کا بیان
مترجم
مولوی عمر فاروق صاحب مدظلہم العالی
فاضل جامعۃ العلوم الاسلامیہ
علامہ بنوری ٹاؤن کراچی
مکتبہ الشیخ سعید احمد خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
قاسم سینٹر، دوکان نمبر ۳۳، اردو بازار کراچی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیش لفظ

جنت کے موضوع پر ایک کتاب بنام "**وصف الجنة للشیخ وحید بن عبدالسلام بالی**" نظر سے گزری، کتاب کے مختصر، جامع اور مستند ہونے کی وجہ سے دل چاہا کہ اس کا اردو ترجمہ کیا جائے۔ چنانچہ بتوفیق الٰہی اردو ترجمہ کیا گیا۔ ترجمہ بامحاورہ ہے، کہیں کہیں ضروری تشریحات کا اضافہ ہے۔ احادیث کو ان کے مأخذ سے نقل کر کے لکھا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے قبول فرمائے، آمین۔ اہل علم سے گزارش ہے کہ غلطیوں پر مطلع فرمائیں۔ بندہ مشکور ہوگا۔

فقط

بندہ عمر فاروق غفرلہ

۲۷ مارچ بروز جمعرات

فہرست مضامین

پہلی فصل

جنت کی خوشبو

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ قَتَلَ مُعَاهَدًا لَمْ يَرَحْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ، وَإِنَّ رِيْحَهَا يُوْجَدُ مِنْ مَسِيْرَةِ أَرْبَعِيْنَ عَاماً [رواه البخاري رقم ٣١٦٦]

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے کہ جس نے کسی معاہد کو قتل کیا وہ جنت کی خوشبو (تک) نہ سونگھ سکے گا۔ حالانکہ اس کی خوشبو ۴۰ سال کی مسافت سے محسوس کی جاتی ہے۔

ف: معاہد اس کافر کو کہتے ہیں جسے مسلمانوں نے امن دیا ہو۔ (لغات الحدیث)
بعض احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جنت کی خوشبو ستر سال کی مسافت سے محسوس ہوگی اور بعض روایات میں سو سال اور بعض میں پانچ سو سال اور بعض میں ہزار سال کا ذکر ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جس کو جتنی مسافت سے خوشبو سنگھانا چاہیں گے اسے اتنی مسافت سے خوشبو محسوس ہوگی، جس کا درجہ اور مرتبہ جس قدر اللہ تعالیٰ کے ہاں جتنا زیادہ ہوگا اتنی ہی دور سے وہ جنت کی خوشبو سونگھ سکے گا۔

(فتح الباری صفحہ ۲۸۵ ج ۱۵)

دوسری فصل

جنت کے دروازے

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

جَنّٰتُ عَدۡنٍ یَّدۡخُلُوۡنَهَا وَمَنۡ صَلَحَ مِنۡ اٰبَآئِهِمۡ وَاَزۡوَاجِهِمۡ وَذُرِّیّٰتِهِمۡ وَالۡمَلٰٓئِكَةُ یَدۡخُلُوۡنَ عَلَیۡهِمۡ مِّنۡ كُلِّ بَابٍ سَلٰمٌ عَلَیۡكُمۡ بِمَا صَبَرۡتُمۡ فَنِعۡمَ عُقۡبَی الدَّارِ

[سورہ رعد آیت نمبر ۲۳،۲۴]

ترجمہ: دائمی باغات ہیں جن میں یہ لوگ داخل ہوں گے اور ان کے ساتھ ان کے ماں باپ اور ان کی بیویوں اور ان کی اولاد میں سے جو لائق اور قابل ہوں گے وہ بھی ان باغوں میں داخل ہوں گے اور فرشتے ہر ایک دروازے سے ان کے پاس یوں کہتے ہوئے آئیں گے، اس صبر کے صلہ میں تم پر سلامتی ہے جو تم کیا کرتے تھے، سو اس عالم میں تمہارا انجام بہت خوب ہے۔ (کشف الرحمان)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

هٰذَا ذِكۡرٌ وَاِنَّ لِلۡمُتَّقِیۡنَ لَحُسۡنَ مَاٰبٍ جَنّٰتِ عَدۡنٍ مُّفَتَّحَةً لَّهُمُ الۡاَبۡوَابُ . [سورہ ص ۴۹-۵۰]

ترجمہ: یہ انبیاء کا تذکرہ ایک نصیحت کا مضمون تھا جو ہو چکا اور پرہیزگاروں کے لئے بے شک اچھا ٹھکانہ ہے، وہ اچھا ٹھکانہ دائمی باغ ہیں جن کے دروازے ان لوگوں کے لئے کھلے ہوں گے۔ (کشف الرحمان)

ایک جگہ ارشاد ہے کہ:

وَسِیۡقَ الَّذِیۡنَ اتَّقَوۡا رَبَّهُمۡ اِلَی الۡجَنَّةِ زُمَرًا حَتّٰۤی اِذَا جَآءُوۡهَا وَفُتِحَتۡ اَبۡوَابُهَا وَقَالَ لَهُمۡ خَزَنَتُهَا سَلٰمٌ عَلَیۡكُمۡ طِبۡتُمۡ

فَادْخُلُوْهَا خٰلِدِیْنَ [سورۃ زمر،۷۳]

ترجمہ: اور جو لوگ اپنے رب سے ڈرتے رہے، ان کو بھی گروہ گروہ بنا کر جنت کی طرف روانہ کیا جائے گا، یہاں تک کہ جب یہ لوگ بہشت کے پاس پہنچیں گے اور اس کے دروازے کھلے ہوئے ہوں گے اور جنت کے محافظ ان لوگوں سے کہیں گے کہ تم پر سلام ہو تم خوشحال رہو، جاؤ جنت میں ہمیشہ رہنے کے لئے داخل ہو جاؤ۔

(کشف الرحمان)

حدیث نمبر (۱)

عَنْ عُبَادَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْه عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ شَهِدَ أَنْ لَّاإِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَاشَرِیْکَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ وَأَنَّ عِیْسٰی عَبْدُاللّٰهِ وَرَسُوْلُهُ وَکَلِمَتُهُ أَلْقَاهَا إِلٰی مَرْیَمَ وَرُوْحٌ مِنْه، وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ أَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ عَلٰی مَاکَانَ مِنَ الْعَمَلِ زَادَ قَتَادة مِنْ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ الثَّمَانِیَةِ أَیُّهَا شَآءَ. (رواہ البخاری رقم ۳٤۳۵)

ترجمہ: حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں۔ جس شخص نے اس بات کی گواہی دی کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلے ہیں ان کا کوئی شریک نہیں اور یہ کہ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ ان کے بندے اور رسول ہیں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام (بھی) اللہ تعالی کے بندے اور اس کے رسول ہیں اور ان کا کلمہ ہیں (کہ ان کی پیدائش بغیر باپ کے صرف اللہ تعالیٰ کے حکم کلمہ ”کن“ سے ہوئی) اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے وہ ایک روح یعنی جان ہیں، جس جان کو حضرت جبرائیل علیہ السلام کی پھونک کے ذریعہ حضرت مریم علیہا السلام کے بطن تک پہنچایا گیا۔ (حضرت جبرائیل علیہ السلام نے حضرت مریم علیہا السلام کے گریبان میں پھونکا تھا) اور یہ کہ جنت برحق ہے، دوزخ برحق ہے (جو ان سب کی گواہی دے) خواہ اس کا عمل

کیسا ہی ہو اللہ تعالیٰ اسے جنت میں ضرور داخل فرمائیں گے۔ بعض حدیثوں میں اضافہ بھی ہے کہ وہ جنت کے آٹھ دروازوں میں سے جس سے چاہے داخل ہو جائے۔

حدیث نمبر (۲)

أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ أَنْفَقَ زَوْجَيْنِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ نُوْدِيَ مِنْ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ: يَاعَبْدَ اللّٰهِ هٰذَا خَيْرٌ فَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّلَاةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّلَاةِ، وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الْجِهَادِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الْجِهَادِ، وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصِّيَامِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الرَّيَّانِ، وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّدَقَةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ، فَقَالَ أَبُوْبَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِأَبِيْ أَنْتَ وَأُمِّيْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! مَاعَلٰى مَنْ دُعِيَ مِنْ تِلْكَ الْأَبْوَابِ مِنْ ضَرُوْرَةٍ فَهَلْ يُدْعٰى أَحَدٌ مِنْ تِلْكَ الْأَبْوَابِ كُلِّهَا؟ قَالَ: "نَعَمْ، وَأَرْجُوْ أَنْ تَكُوْنَ مِنْهُمْ"

[رواه البخاری رقم ۱۸۹۷]

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ جس نے اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کے لئے کسی چیز کا جوڑا خرچ کیا اسے (بطور احترام واکرام کے) جنت کے ہر دروازہ سے بلایا جائے گا (ہر دروازے پر بلانے والا کہے گا) ارے اللہ کے بندے! یہ دروازہ اچھا ہے (لہذا آپ اس دروازے سے داخل ہو جائیں)۔ (فتح الباری صفحہ ۲۵ ج ۸)

جس شخص کا خصوصی تعلق نماز سے ہوگا وہ نماز کے دروازہ سے بلایا جائے گا، اور جس کا خاص تعلق جہاد سے ہوگا، اسے جہاد کے دروازے سے بلایا جائے گا، اور جو صدقہ میں خاص شغف رکھتا ہوگا اسے صدقہ کے دروازے سے بلایا جائے گا، اور جو خاص شوق روزہ سے رکھتا ہوگا اسے روزے کے دروازے سے یعنی "باب الریان"

سے بلایا جائے گا، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ کیا کوئی ایسا بھی ہے جسے جنت کے سب دروازوں سے بلایا جائے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں، اور اے ابوبکر! مجھے امید ہے یعنی یقین ہے کہ تم ان لوگوں میں سے ہو گے جن کو جنت کے سب دروازوں سے بلایا جائے گا۔

ف: جنت کے آٹھ دروازوں میں سے ۴ دروازوں کا ذکر اس حدیث شریف میں ہے نمبر ۱ نماز، نمبر ۲ جہاد، نمبر ۳ صدقہ، نمبر ۴ روزہ۔ باقی چار دروازوں میں سے ایک دروازہ حج کا ہے، دوسرا دروازہ غصہ کو پینے والے اور لوگوں کو معاف کرنے والوں کے لئے، تیسرا دروازہ توکل والوں کے لئے، چوتھا دروازہ ذکر کا ہے، یا علم کا ہے، واللہ اعلم۔ (فتح الباری صفحہ ۲۵ ج ۸)

حدیث نمبر (۳)

عَنْ خَالِدِ بْنِ عُمَيْرِ الْعَدَوِيِّ قَالَ: خَطَبَنَا عُتْبَةُ بْنُ غَزْوَانَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: أَمَّا بَعْد بِأَنَّ الدُّنْيَا قَدْ آذَنَتْ بِصَرْمٍ وَوَلَّتْ حَذَّاءَ وَلَمْ يَبْقَ مِنهَا إِلَّا صُبَابَةٌ كَصُبَابَةِ الإِنَاءِ يَتَصَابُّهَا صَاحِبُهَا وَإِنَّكُمْ مُنْتَقِلُوْنَ مِنهَا إِلٰى دَارٍ لَازَوَالَ لَهَا فَانْتَقِلُوْا بِخَيْرِ مَابِحَضْرَتِكُمْ، فَإِنَّهُ قَدْ ذُكِرَ لَنَا أَنَّ الْحَجَرَ يُلْقٰى مِنْ شَفَةِ جَهَنَّمَ فَيَهْوِىْ فِيهَا سَبْعِيْنَ عَامًا لَايُدْرِكُ لَهَا قَعْرًا وَوَاللّٰهِ لَتُمْلَأَنَّ أَفَعَجِبْتُمْ وَلَقَدْ ذُكِرَلَنَا أَنَّ مَابَيْنَ مِصْرَاعَيْنِ مِنْ مَصَارِيْعِ الْجَنَّةِ مَسِيْرَةُ أَرْبَعِيْنَ سَنَةً، وَلَيَأْتِيَنَّ عَلَيْهَا يَوْمٌ وَهُوَ كَظِيْظٌ مِنَ الزِّحَامِ وَلَقَدْ رَأَيْتُنِىْ سَابِعَ سَبْعَةٍ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَالَنَا طَعَامٌ إِلَّا وَرَقُ الشَّجَرِ حَتّٰى قَرِحَتْ أَشْدَاقُنَا فَالْتَقَطْتُ بُرْدَةً فَشَقَقْتُهَا بَيْنِىْ وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ فَاتَّزَرْتُ بِنِصْفِهَا وَاتَّزَرَ سَعْدٌ بِنِصْفِهَا فَمَا أَصْبَحَ الْيَوْمَ

مِنَّا أَحَدٌ إِلَّا أَصْبَحَ أَمِيْرًا عَلىٰ مِصْرٍ مِنَ الْأَمْصَارِ وَإِنِّي أَعُوْذُ بِاللّٰهِ أَنْ أَكُوْنَ فِيْ نَفْسِيْ عَظِيْمًا وَعِنْدَاللّٰهِ صَغِيْرًا وَإِنَّهَا لَمْ تَكُنْ نُبُوَّةٌ قَطُّ إِلَّا تَنَاسَخَتْ، حَتّٰى تَكُوْنَ آخِرُ عَاقِبَتِهَا مُلْكًا فَسَتَخْبُرُوْنَ وَتُجَرِّبُوْنَ الْأُمَرَاءَ بَعْدَنَا .

[رواه مسلم رقم ٧٤٣٥]

حضرت عتبہ بن غزوان رضی اللہ عنہ نے ہم لوگوں سے بیان کیا، پہلے انہوں نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کی، پھر فرمایا بلاشبہ دنیا نے اپنے ختم ہونے کا اعلان کردیا ہے اور پیٹھ پھیر کر تیزی سے جارہی ہے اور دنیا سے تھوڑا سا حصہ باقی رہ گیا ہے، جیسا کہ برتن میں پینے کی چیز تھوڑی سی رہ جاتی ہے اور آدمی اسے چوس لیتا ہے۔ تم دنیا سے منتقل ہوکر ایسے گھر کی طرف جاؤ گے جو کبھی ختم نہیں ہوگا۔ اس لئے جو سب سے اچھی چیز (نیک اعمال) تمہارے پاس ہیں اسے لے کر تم اس گھر کی طرف جاؤ، ہمیں یہ بتایا گیا ہے کہ جہنم کے کنارے سے ایک پتھر پھینکا جائے گا جو ستر سال تک جہنم میں گرتا رہے گا لیکن پھر بھی گہرائی تک نہیں پہنچ سکے گا۔ اللہ تعالیٰ کی قسم یہ جہنم بھی ایک دن انسانوں سے بھر جائے گی، کیا تمہیں اس بات پر حیرت ہے؟

اور ہمیں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ جنت کے دروازے کے دو پٹوں کے درمیان چالیس سال کا فاصلہ ہے لیکن ایک دن ایسا آئے گا کہ جنتیوں کے ہجوم کی وجہ سے اتنا چوڑا دروازہ بھی بھرا ہوا ہوگا۔ میں نے وہ زمانہ بھی دیکھا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سات آدمی تھے۔ میں بھی ان میں شامل تھا۔ ہمیں کھانے کو صرف درخت کے پتے ملتے تھے، جنہیں مسلسل کھانے کی وجہ سے ہمارے جبڑے بھی زخمی ہوگئے تھے۔ مجھے ایک چادر مل گئی تو میں نے اس کے دو ٹکڑے کئے، آدھے کی میں نے لنگی بنالی اور آدھے کی سعد بن مالک نے لنگی بنالی۔ آج ہم میں سے ہر ایک کسی نہ کسی شہر کا گورنر بنا ہوا ہے۔ میں اس بات سے اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہتا ہوں کہ میں اپنی نگاہ میں تو بڑا

بتوں اور اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں چھوٹا ہوں۔ نبوت کا طریقہ ختم ہوتا جا رہا ہے اور اس کی جگہ بادشاہت نے لے لی ہے۔ ہمارے بعد تم دوسرے گورنروں کا تجربہ کر لو گے۔

حدیث نمبر (٤)

وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ! اِنَّ مَابَیْنَ الْمِصْرَاعَیْنِ مِن مَصَارِیْعِ الْجَنَّةِ کَمَا بَیْنَ مَکَّةَ وَھَجَرَ وَکَمَا بَیْنَ مَکَّةَ وَبُصْرٰی.

[رواہ الترمذی رقم ٢٤٣٤]

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے، بلاشبہ جنت کے دو پٹوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا کہ مکہ اور ھجر کے درمیان ہے۔ یا یہ فرمایا کہ جتنا فاصلہ مکہ اور بصری کی درمیان ہے۔

ف: "ھجر" بحرین کی ایک بستی کا نام ہی اور بصری شام میں ایک شہر کا نام ہے جو دمشق سے تین مرحلوں کے فاصلہ پر ہے۔ [تحفة الاحوذی صفحہ۱۲۶ ج۷]

حدیث نمبر (٥)

وَاِنَّ لِلْجَنَّةِ ثَمَانِیَةُ اَبْوَابٍ مَامِنْھُمَا بَابَانِ اِلَّا یَسِیْرُ الرَّاکِبُ بَیْنَھُمَا سَبْعِیْنَ عَاماً [مسند احمد صفحہ ١٤ ج٤ مطبع دارالفکر]

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ جنت کے آٹھ دروازے ہیں، دو دروازوں کے درمیان کا فاصلہ اتنا زیادہ ہے کہ ایک دروازے سے سوار ہو کر دوسرے دوسرے دروازے تک پہنچنے میں ستر سال لگ جائیں۔

حدیث نمبر (٦)

عَنْ أَبِیْ ھُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: تُفْتَحُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ یَوْمَ الاثْنَیْنِ وَیَوْمَ الْخَمِیْسِ فَیُغْفَرُ لِکُلِّ عَبْدٍ لَایُشْرِکُ بِاللّٰہِ شَیْئاً اِلَّا رَجُلٌ کَانَتْ بَیْنَہُ وَبَیْنَ أَخِیْہِ شَحْنَاءُ فَیُقَالُ: أَنْظِرُوْا ھٰذَیْنِ حَتّٰی

يَصْطَلِحَا، أَنْظِرُوا هٰذَيْنِ حَتّٰى يَصْطَلِحَا أَنْظِرُوا هٰذَيْنِ حَتّٰى يَصْطَلِحَا.
[رواه مسلم، ٦٥٤٤]

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ پیر اور جمعرات کو جنت کے دروازے کھولے جاتے ہیں۔ ہر مسلمان کی بخشش ہو جاتی ہے سوائے اس مسلمان کے کہ اس کے اور اس کے دوسرے مسلمان بھائی کے درمیان لڑائی اور بغض و کینہ ہو، ان دونوں کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ انہیں آپس میں صلح کرنے تک چھوڑے رکھو، یہ بات تین مرتبہ کہی جاتی ہے۔

ف: مقصد یہ ہے کہ ان کی مغفرت نہیں کی جاتی جب تک کہ آپس میں مصالحت نہ کرلیں۔

حدیث نمبر (۷)

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَامِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ يَتَوَضَّأُ فَيُبْلِغُ أَوْفَيُسْبِغُ الْوُضُوْءَ ثُمَّ يَقُوْلُ: اَشْهَدُ أَن لَّآاِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ اِلَّا فُتِحَتْ لَهُ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةُ يَدْخُلُ مِنْ أَيِّهَا شَآءَ
[رواه مسلم رقم ٥٥٣]

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرِ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ مَنْ تَوَضَّأَ فَقَالَ: اَشْهَدُ أَن لَّآاِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَاشَرِيْكَ لَهُ وَاَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ (الحديث)

[باب الذكر المستحب عقب الوضوء رقم ٥٥٤ وفي راية لابن ماجه]

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ ثُمَّ قَالَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ......
[باب مايقال بعد الوضوء رقم ٤٦٩]

وَفِيْ رِوَايَةٍ لِأَبِيْ دَاوٗد عَنْ عُقْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَأَحْسَنَ

الْوُضُوْءَ ثُمَّ رَفَعَ نَظَرَهُ اِلَى السَّمَآءِ .

[باب مایقول الرجل اذا تروضا رقم ۱۷۰]

وفی رِوَايَةٍ لِلتِّرْمِذِی عَنْ عُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ قَالَ اَشْهَدُ أَن لَّآاِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيْكَ لَهُ وَاَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ اللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَابِيْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ. (الحديث)

[باب فی مایقال بعد الوضوء رقم : ۵۵]

ترجمہ: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے جو شخص مستحبات اور آداب کا اہتمام کرتے ہوئے اچھی طرح وضو کرے، پھر ﴿اَشْهَدُ أَن لَّآاِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ﴾ پڑھے اس کے لئے یقینی طور پر جنت کے آٹھوں دروازے کھل جاتے ہیں جس سے چاہے داخل ہو جائے۔ حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ کی روایت میں ﴿اَشْهَدُ أَن لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيْكَ لَهُ وَاَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ﴾ کا پڑھنا مذکور ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی روایت میں تین مرتبہ ان کلمات کا پڑھنا مذکور ہے۔ ایک دوسری روایت میں حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ سے وضو کے بعد آسمان کی طرف نگاہ اٹھا کر ان کلمات کا پڑھنا ذکر کیا گیا ہے۔ ایک اور روایت میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے یہ کلمات نقل کئے گئے ہیں۔ ﴿اَشْهَدُ أَن لَّآاِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيْكَ لَهُ وَاَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ اللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَابِيْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ﴾۔

ترجمہ: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں جو اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں۔

اے اللہ مجھے توبہ کرنے والوں اور پاک صاف رہنے والوں میں سے بنا۔

(مسلم، ابن ماجہ، ابوداؤد، ترمذی)

تیسری فصل

جس کے لئے سب سے پہلے جنت کو کھولا جائے گا

حدیث نمبر (۱)

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَا أَكْثَرُ الْأَنْبِيَاءِ تَبَعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ يَقْرَعُ بَابَ الْجَنَّةِ [رواه مسلم رقم ٤٨٤]

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ قیامت کے دن تمام انبیاء سے زیادہ میرے پیروکار ہوں گے اور سب سے پہلے میں جنت کا دروازہ کھٹکھٹاؤں گا۔

حدیث نمبر (۲)

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "آتِي بَابَ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَأَسْتَفْتِحُ فَيَقُوْلُ الْخَازِنُ مَنْ أَنْتَ؟ فَأَقُوْلُ مُحَمَّدٌ فَيَقُوْلُ: بِكَ أُمِرْتُ لَا أَفْتَحُ لِأَحَدٍ قَبْلَكَ. [رواه مسلم، ٤٨٦]

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں قیامت کے دن جنت کے دروازے پر آکر اسے کھلواؤں گا۔ جنت کا داروغہ پوچھے گا آپ کون ہیں؟ میں کہوں گا محمد ﷺ، وہ کہے گا مجھے یہی حکم دیا گیا ہے کہ آپ سے پہلے کسی کے لئے جنت کا دروازہ نہ کھولوں۔

چوتھی فصل

جنت میں پہلے داخل ہونے والے

حدیث نمبر (۱)

عَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: كُنْتُ قَائِمًا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَآءَ حِبْرٌ مِنْ أَحْبَارِ الْيَهُوْدِ فَقَالَ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ! فَدَفَعْتُهُ دَفْعَةً كَادَ يُصْرَعُ مِنْهَا، فَقَالَ: لِمَ تَدْفَعُنِيْ؟ فَقُلْتُ: أَلَا تَقُوْلُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟ فَقَالَ الْيَهُوْدِيُّ: إِنَّمَا نَدْعُوْهُ بِاسْمِهِ الَّذِيْ سَمَّاهُ بِهِ أَهْلُهُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ اِسْمِيْ مُحَمَّدٌ الَّذِيْ سَمَّانِيْ بِهِ أَهْلِيْ" فَقَالَ الْيَهُوْدِيُّ: جِئْتُ أَسْأَلُكَ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيَنْفَعُكَ شَيْءٌ إِنْ حَدَّثْتُكَ؟" قَالَ: أَسْمَعُ بِأُذُنَيَّ فَنَكَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعُوْدٍ مَعَهُ فَقَالَ: سَلْ فَقَالَ الْيَهُوْدِيُّ: أَيْنَ يَكُوْنُ النَّاسُ يَوْمَ تُبَدَّلُ الْأَرْضُ غَيْرَ الْأَرْضِ وَالسَّمَاوَاتُ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "هُمْ فِي الظُّلْمَةِ دُوْنَ الْجِسْرِ"، قَالَ: فَمَنْ أَوَّلُ النَّاسِ إِجَازَةً؟ قَالَ: "فُقَرَاءُ الْمُهَاجِرِيْنَ"، قَالَ الْيَهُوْدِيُّ: فَمَا تُحْفَتُهُمْ حِيْنَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ؟ قَالَ: "زِيَادَةُ كَبِدِ النُّوْنِ" قَالَ: فَمَا غَدَاؤُهُمْ عَلٰى إِثْرِهَا؟ قَالَ "يُنْحَرُ لَهُمْ ثَوْرُ الْجَنَّةِ الَّذِيْ كَانَ يَأْكُلُ مِنْ أَطْرَافِهَا" قَالَ: فَمَا شَرَابُهُمْ عَلَيْهِ؟ قَالَ: "مِنْ عَيْنٍ فِيْهَا تُسَمّٰى سَلْسَبِيْلًا"، قَالَ: صَدَقْتَ ، قَالَ: وَجِئْتُ أَسْأَلُكَ

عَنْ شَيْءٍ لَايَعْلَمُهُ أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْرَجُلٌ أَوْ رَجُلَانِ قَالَ: "يَنْفَعُكَ إِنْ حَدَّثْتُكَ؟" قَالَ:أَسْمَعُ بِأُذُنَيَّ، قَالَ:جِئْتُ أَسْأَلُكَ عَنِ الْوَلَدِ؟ قَالَ:"مَاءُ الرَّجُلِ أَبْيَضُ وَمَاءُ الْمَرْأَةِ أَصْفَرُ، فَإِذَا اجْتَمَعَا، فَعَلَا مَنِيُّ الرَّجُلِ مَنِيَّ الْمَرْأَةِ أَذْكَرَا بِإِذْنِ اللّٰهِ وَإِذَا عَلَا مَنِيُّ الْمَرْأَةِ مَنِيَّ الرَّجُلِ، آنَثَا بِإِذْنِ اللّٰهِ" قَالَ الْيَهُودِيُّ: لَقَدْ صَدَقْتَ وَإِنَّكَ لَنَبِيٌّ ثُمَّ انْصَرَفَ فَذَهَبَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَقَدْ سَأَلَنِيْ هٰذَا عَنِ الَّذِيْ سَأَلَنِيْ عَنْهُ وَمَالِي عِلْمٌ بِشَيْءٍ مِنْهُ، حَتّٰى أَتَانِيَ اللّٰهُ بِهِ" [رواه مسلم ٢١٤]

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ کے غلام حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس کھڑا ہوا تھا، ایک یہودی عالم آپ کے پاس آیا اور کہا "السلام علیک یا محمد"، میں نے اس کو زور سے دھکا دیا، جس سے وہ گرتے گرتے بچا، کہنے لگا تم نے مجھے کیوں دھکا دیا ہے؟ میں نے کہا تم نے یارسول اللہ کیوں نہیں کہا؟ کہنے لگا ہم ان کو اسی نام سے پکارتے ہیں جو نام ان کے گھر والوں نے رکھا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا، میرے گھر والوں نے جو میرا نام رکھا ہے وہ محمد ہی ہے۔

یہودی نے کہا کہ میں آپ سے کچھ سوال کرنے آیا ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا گر میں تم کو کچھ بتلا دوں تو تم کو کچھ فائدہ پہنچے گا؟ اس نے کہا میں غور سے آپ کی بات سنوں گا۔ رسول اللہ ﷺ ایک تنکے سے زمین کرید رہے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا، پوچھو۔ یہودی کہنے لگا جب زمین وآسمان بدل چکے ہوں گے، اس وقت لوگ کہاں ہوں گے؟ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اندھیرے میں پل صراط کے قریب ہوں گے۔

اس نے پوچھا سب سے پہلے پل صراط سے کون گزرے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا، فقراء ومہاجرین، اس نے پوچھا وہ جنت میں داخل ہوں گے تو سب سے پہلے انہیں کیا کھلایا جائے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا مچھلی کی کلیجی کا ٹکڑا۔ اس نے پوچھا اس کے بعد انہیں کیا کھلایا جائے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا ان کے لئے جنت کا وہ بیل ذبح کیا جائے گا جو جنت میں چرا کرتا تھا۔ اس نے پوچھا اس کے بعد انہیں کیا پلایا جائے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا انہیں ''سلسبیل'' نامی ایک چشمہ سے پانی پلایا جائے گا۔ اس یہودی عالم نے کہا، آپ نے سچ فرمایا، لیکن میں آپ سے وہ بات پوچھنے آیا ہوں جس کو روئے زمین پر نبی کے سوا صرف ایک یا دو آدمی جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا اگر میں تم کو وہ بات بتادوں تو تم کو فائدہ پہنچے گا۔ اس نے کہا میں غور سے سنوں گا۔

اس نے کہا میں آپ سے یہ پوچھنے آیا ہوں کہ بچہ کس طرح پیدا ہوتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا مرد کا پانی سفید اور عورت کا پانی زرد رنگ کا ہوتا ہے۔ جب یہ دونوں پانی جمع ہو جائیں اور مرد کی نس عورت کی نس پر غالب ہو جائے تو اللہ کے حکم سے بچی پیدا ہوتی ہے۔ یہودی نے کہا بلاشبہ آپ نے سچ فرمایا اور آپ حقیقۃً اللہ تعالیٰ کے نبی ہیں۔ پھر وہ یہودی چلا گیا، اس کے جانے کے بعد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس نے جن چیزوں کے بارے میں پوچھا، مجھے ان چیزوں کا علم نہ تھا، اللہ تعالیٰ نے اسی وقت ان چیزوں کا علم عطا فرما دیا۔

حدیث نمبر (۲)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : يَدْخُلُ فُقَرَاءُ الْمُسْلِمِيْنَ الْجَنَّةَ قَبْلَ أَغْنِيَائِهِمْ بِنِصْفِ يَوْمٍ، وَهُوَ خَمْسُمِئَةِ عَامٍ

[رواه الترمذی رقم ۲۳۵۴]

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا، مسلمانوں کے فقیران کے مالداروں سے آدھا دن پہلے جنت میں داخل ہوں گے اور وہ آدھا دن پانچ سو سال کا ہے۔

حدیث نمبر (۳)

عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: عُرِضَ عَلَیَّ أَوَّلُ ثَلاثَةٍ یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ شَهِیْدٌ، وَعَفِیْفٌ مُتَعَفِّفٌ وَعَبْدٌ أَحْسَنَ عِبَادَةَ اللّٰهِ وَنَصَحَ لِمَوَالِیْهِ [رواہ الترمذی ۱٦٤۲]

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا میرے سامنے وہ تین شخص پیش کیے گئے جو پہلے جنت میں داخل ہوں گے، ایک شہید، دوسرا احرام سے اور گناہ سے بچنے والا پاک دامن شخص، تیسرا وہ بندہ جو اللہ تعالیٰ کی اچھی طرح عبادت کرے اور اپنے آقاؤں کی خدمت کرے۔

پانچویں فصل

جنتیوں کے جنت میں داخل ہونے کی کیفیت کا بیان

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَاُدْخِلَ الَّذِیْنَ آمَنُوْا وَعَمِلُوْا الصَّالِحَاتِ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا بِإِذْنِ رَبِّهِمْ تَحِیَّتُهُمْ فِیْهَا سَلامٌ.

[سورۃ ابراھیم، آیت نمبر ۲۳]

ترجمہ: اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال کے پابند رہے وہ اپنے رب کے حکم سے ایسے باغوں میں داخل کیے جائیں گے جن باغوں کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی، وہ ان باغوں میں ہمیشہ رہیں گے، وہاں ان کا تحیہ اور مبارکی سلام ہوگا۔

ایک جگہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

أَهٰؤُلَآءِ الَّذِيْنَ اَقْسَمْتُمْ لَايَنَالُهُمُ اللّٰهُ بِرَحْمَةٍ اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ لَاخَوْفٌ عَلَيْكُمْ وَلَآ اَنْتُمْ تَحْزَنُوْنَ

[سورۃ الاعراف آیت نمبر ۴۹]

ترجمہ: کیا یہ جنتی وہی ہیں جن کے متعلق تم قسمیں کھا کھا کر کہا کرتے تھے کہ اللہ ان پر اپنی رحمت نہیں کرے گا۔ حالانکہ ان کو حکم دے دیا گیا کہ تم سب جنت میں چلے جاؤ، تم پر نہ کسی قسم کا خوف ہے اور نہ تم غمگین ہو گے۔

ایک اور جگہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

اَلَّذِيْنَ تَتَوَفّٰهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ طَيِّبِيْنَ يَقُوْلُوْنَ سَلٰمٌ عَلَيْكُمُ اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ [سورۃ النحل آیت نمبر ۲۲]

ترجمہ: جن کی جان فرشتے ایسی حالت میں قبض کرتے ہیں کہ وہ شرک سے پاک ہوتے ہیں، قبض روح کے وقت فرشتے کہتے ہیں تم پر سلامتی ہو، بس اب تم اپنے اعمال کے صلے میں جو تم کیا کرتے تھے، جنت میں چلے جانا۔

ایک جگہ ارشاد ہے:

اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ اُدْخُلُوْهَا بِسَلٰمٍ اٰمِنِيْنَ

[سورۃ الحجر، آیت نمبر ۴۵، ۴۶]

ترجمہ: بے شک پرہیزگاران باغوں میں اور چشموں پر ہوں گے، ان کو کہا جائے گا کہ ان باغوں میں سلامتی اور اطمینان قلب کے ساتھ داخل ہو جاؤ۔

حدیث نمبر (۱)

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِيْ سَبْعُوْنَ أَلْفًا. أَوْ سَبْعُمِائَةِ أَلْفٍ، (شَكَّ فِيْ أَحَدِهِمَا) مُتَمَاسِكِيْنَ آخِذٌ بَعْضُهُمْ

بِبَعْضٍ حَتّٰى يَدْخُلَ اَوَّلُهُمْ وَآخِرُهُمُ الْجَنَّةَ وَوُجُوْهُهُمْ عَلٰى ضَوْءِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ

[رواه البخاري، رقم ٦٥٤٣]

ترجمہ: حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا، میری امت کے ستر ہزار یا ستر لاکھ (راوی کو عدد کے تعین میں شک ہے) افراد اس طرح داخل ہوں گے کہ ایک دوسرے کو پکڑے ہوئے ہوں گے اور اس طرح ان میں کے اگلے پچھلے سب جنت میں داخل ہو جائیں گے اور ان کے چہرے چودہویں رات کے چاند کی طرح روشن ہوں گے۔

ف: مقصد یہ ہے کہ سب کے سب اکٹھے جنت میں ایک دوسرے کے ہاتھ پکڑ کر داخل ہوں گے، اس سے جنت کے دروازے کی چوڑائی کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ [فتح الباری ص٦]

حدیث نمبر (۲)

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ أَوَّلَ زُمْرَةٍ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ عَلٰى صُوْرَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ عَلٰى أَشَدِّ كَوْكَبٍ دُرِّيٍّ فِي السَّمَآءِ إِضَاءَةً لَا يَبُوْلُوْنَ وَلَا يَتَغَوَّطُوْنَ، وَلَا يَتْفُلُوْنَ وَلَا يَتَمَخَّطُوْنَ أَمْشَاطُهُمُ الذَّهَبُ وَرَشْحُهُمُ الْمِسْكُ وَمَجَامِرُهُمُ الْأَلُوَّةُ إِلَّا لَنْجُوجُ عُوْدُ الطِّيْبِ وَأَزْوَاجُهُمُ الْحُوْرُ الْعِيْنُ، عَلٰى خَلْقِ رَجُلٍ وَاحِدٍ عَلٰى صُوْرَةِ أَبِيْهِمْ آدَمَ سِتُّوْنَ ذِرَاعاً فِي السَّمَآءِ. [رواه البخاري رقم ٣٣٢٧]

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا، سب سے پہلا جو گروہ جنت میں داخل ہوگا ان کی صورتیں ایسی ہوں گی جیسے

چودھویں کا چاند ہوتا ہے۔ پھر جو لوگ اس کے بعد داخل ہوں گے وہ آسمان کے سب سے زیادہ روشن ستاروں کی طرح ہوں گے، نہ تو ان لوگوں کو پیشاب کی ضرورت ہوگی نہ قضائے حاجت کی، نہ وہ تھوکیں گے نہ ناک سے آلائش نکالیں گے۔

ان کے کنگھے سونے کے ہوں گے اور ان کے پسینے مشک کی طرح ہوں گے۔ ان کی انگیٹھیوں میں عود (نہایت پاکیزہ لکڑی) پڑی ہوگی اور ان کی بیویاں بڑی آنکھوں والی حوریں ہوں گی، سب کی صورتیں ایک ہوں گی، یعنی اپنے والد حضرت آدم علیہ السلام کی صورت پر ساٹھ گز بلندی اور اونچائی میں قد ہوگا۔

حدیث نمبر (۳)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَوَّلُ زُمْرَةٍ تَلِجُ الْجَنَّةَ صُوْرَتُهُمْ عَلٰى صُوْرَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ، لَايَبْصُقُوْنَ فِيهَا وَلَا يَمْتَخِطُوْنَ وَلَا يَتَغَوَّطُوْنَ آنِيَتُهُمْ فِيهَا الذَّهَبُ أَمْشَاطُهُمْ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَمَجَامِرُهُمُ الْأَلُوَّةُ وَرَشْحُهُمُ الْمِسْكُ وَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ زَوْجَتَانِ يُرَى مُخُّ سُوْقِهِمَا مِنْ وَرَاءِ اللَّحْمِ مِنَ الْحُسْنِ لَا اخْتِلَافَ بَيْنَهُمْ وَلَا تَبَاغُضَ، قُلُوْبُهُمْ قَلْبٌ وَاحِدٌ، يُسَبِّحُوْنَ اللّٰهَ بُكْرَةً وَعَشِيًّا. [رواه البخاری، رقم ٣٢٤٥]

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جنت میں داخل ہونے والی سب سے پہلی جماعت کے لوگوں کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح ہوں گے، نہ وہ جنت میں تھوکیں گے، نہ ان کی ناک سے کوئی آلائش آئے گی اور نہ وہ بول و براز کریں گے۔ ان کے برتن سونے کے ہوں گے، کنگھے سونے چاندی کے ہوں گے، انگیٹھیوں کا ایندھن عود کا ہوگا، پسینہ مشک جیسا ہوگا اور ہر شخص کی دو بیویاں ہوں گی جن کی حسن و خوبصورتی کا یہ عالم ہوگا کہ پنڈلیوں

کا گودا گوشت کے اوپر دکھائی دے گا نہ جنتیوں میں کوئی اختلاف ہوگا نہ بغض وعناد، ان کے دل ایک دل کی طرح ہوں گے اور وہ صبح وشام تسبیح پڑھتے رہیں گے۔

ف: مقصد یہ ہے کہ ان کے دل برے اخلاق سے پاک وصاف ہوں گے اور اچھے اخلاق سے آراستہ ہوں گے۔

حدیث نمبر (٤)

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:يَدْخُلُ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ جُرْدًا مُرْداً مُكَحَّلِيْنَ أَبْنَاءَ ثَلاثِيْنَ أَوْثَلاثٍ وَثَلاثِيْنَ سَنَة

[رواه الترمذی رقم ٢٥٤٥]

ترجمہ: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے راویت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اہل جنت، جنت میں اس حال میں داخل ہوں گے کہ نہ تو ان کے بدن پر بال ہوں گے اور نہ داڑھی مونچھ ہوگی، بغیر سرمہ لگائے ان کی آنکھیں سرمہ گوں ہوں گی، ان کی عمر ۳۰ یا ۳۳ سال کی ہوگی۔

حدیث نمبر (٥)

وَعَنِ الْمِقْدَامِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَامِنْ أَحَدٍ يَمُوْتُ سِقْطاً وَلاَ هَرِمًا وَإِنَّمَا النَّاسُ فِيْمَا بَيْنَ ذٰلِكَ إِلَّا بُعِثَ ابْنَ ثَلاثٍ وَثَلاثِيْنَ سَنَةً، فَإِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ كَانَ عَلٰى مَسْحَةِ آدَمَ وَصُوْرَةِ يُوْسُفَ وَقَلْبِ أَيُّوْبَ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ عَظُمُوْا وَفَخُمُوْا كَالْجِبَالِ"

[رواه البيهقي باسناد حسن] [الترغيب والترهيب رقم ٥٤٤٧]

ترجمہ: قیامت کے دن سارے انسان خواہ وہ کچا بچہ مرا ہو یا بوڑھا ہو کر مرا ہو (۳۳) سال کی عمر میں اٹھائے جائیں گے اور وہ شخص جنتی ہوگا تو اس کا قد حضرت آدم علیہ السلام والا اور شکل حضرت یوسف علیہ السلام کی اور دل حضرت ایوب علیہ السلام والا ہوگا۔ اور اگر دوزخی ہوگا تو اسے بڑھا کر پہاڑوں کی طرح کر دیا جائے گا۔

چھٹی فصل

سب سے کم درجہ والا جنتی

حدیث نمبر (٦)

عَنِ الْمُغِيْرَةِ بِنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:سَأَلَ مُوسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ رَبَّهُ تَعَالٰى مَاأَدْنٰى أَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً؟ قَالَ:هُوَ رَجُلٌ يَجِيْئُ بَعْدَ مَا أُدْخِلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ فَيُقَالُ لَهُ:اُدْخُلِ الْجَنَّةَ فَيَقُوْلُ أَيْ رَبِّ: كَيْفَ؟ وَقَدْ نَزَلَ النَّاسُ مَنَازِلَهُمْ وَأَخَذُوْا أَخَذَاتِهِمْ؟ فَيُقَالُ لَهُ:اَتَرْضٰى أَنْ يَكُوْنَ لَكَ مِثْلُ مُلْكِ مَلِكٍ مِنْ مُلُوْكِ الدُّنْيَا؟ فَيَقُوْلُ: رَضِيْتُ رَبِّ فَيَقُوْلُ لَكَ ذٰلِكَ وَمِثْلُهُ وَمِثْلُهُ وَمِثْلُهُ وَمِثْلُهُ وَمِثْلُهُ فَقَالَ فِي الْخَامِسَةِ:رَضِيْتُ رَبِّ فَيَقُوْلُ:هٰذَالَكَ وَعَشَرَةُ أَمْثَالِهِ وَلَكَ مَااشْتَهَتْ نَفْسُكَ وَلَذَّتْ عَيْنُكَ فَيَقُوْلُ: رَضِيْتُ رَبِّ قَالَ رَبِّ فَأَعْلَاهُمْ مَنْزِلَةً؟ قَالَ: أُولٰئِكَ الَّذِيْنَ أَرَدْتُ،غَرَسْتُ كَرَامَتَهُمْ بِيَدِيْ وَخَتَمْتُ عَلَيْهَا فَلَمْ تَرَعَيْنٌ وَلَمْ تَسْمَعْ أُذُنٌ وَلَمْ يَخْطُرْ عَلٰى قَلْبِ بَشَرٍ"

قَالَ:وَمِصْدَاقُهُ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ ﴿فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ

مَاأُخۡفِیَ لَهُمۡ مِنۡ قُرَّةِ أَعۡیُنٍ﴾

[سورة سجدة آیت نمبر ۱۷] [رواه مسلم ۴۶۵]

ترجمہ: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ایک بار اللہ تعالیٰ سے پوچھا کہ جنت میں سب سے کم درجہ کا شخص کون ہوگا؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا وہ ایک شخص ہوگا جو تمام جنتیوں کے داخل ہو جانے کے بعد جنت میں جائے گا۔ اس سے کہا جائے گا جنت میں چلے جاؤ، وہ شخص عرض کرے گا اے میرے رب میں جنت میں کہاں جاؤں؟ جنت کے تمام محلات اور مراتب و مناصب پر لوگ پہنچ چکے ہیں، اس سے کہا جائے گا کہ کیا تم اس بات پر راضی ہو کہ تمہیں جنت میں اتنا علاقہ مل جائے جتنا دنیا کے کسی بادشاہ کے ملک کا علاقہ ہوتا ہے۔ وہ شخص عرض کرے گا اے میرے رب میں راضی ہوں۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گی جاؤ یہ علاقہ بھی لے لو اور اس کا پانچ گنا اور لے لو۔ وہ شخص کہے گا اے میری رب میں راضی ہوں۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائیں گے یہ بھی لو اور اس جیسا دس گنا علاقہ اور بھی لو، اس کے علاوہ جو چیز تمہارے دل کو اچھی لگے اور تمہاری آنکھوں کو بھائے وہ بھی لے لو۔ وہ شخص عرض کرے گا اے میرے رب میں راضی ہوں۔

پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پوچھا جن لوگوں کا جنت میں سب سے بڑا درجہ ہوگا وہ کون لوگ ہوں گے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ وہ لوگ ہوں گے جن کو میں نے پسند کر لیا ہے اور ان کی عزت و کرامت پر میں نے اپنے ہاتھ سے مہر لگا دی ہے اور ان کو وہ نعمتیں ملیں گی جن کو نہ کسی آنکھ نے دیکھا نہ کسی کان نے سنا اور نہ کسی کے ذہن میں ان کا تصور آیا۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اس کی تصدیق قرآن کریم میں ہے۔

﴿فَلاَ تَعۡلَمُ نَفۡسٌ مَاأُخۡفِیَ لَهُمۡ مِنۡ قُرَّةِ اَعۡیُنٍ﴾

[سورہ سجدہ، آیت نمبر ۱۷]

ترجمہ: کوئی شخص نہیں جانتا کہ ان کی آنکھیں ٹھنڈی کرنے کے لئے کیا کیا

نعمتیں چھپائی ہوئی ہیں۔

ساتویں فصل

جنت کے درجات

قَالَ تَعَالیٰ: وَمَنْ یَّأْتِهٖ مُؤْمِنًا قَدْ عَمِلَ الصَّالِحَاتِ فَأُولٰئِکَ لَهُمُ الدَّرَجَاتُ الْعُلیٰ.

ترجمہ: اور جو شخص اس کے حضور میں مومن بن کر حاضر ہوا درانحالیکہ وہ نیک اعمال کا بھی پابند تھا تو ایسے لوگوں کے لئے بڑے اونچے درجے ہوں گے۔

(کشف الرحمٰن)

کُلًّا نُمِدُّ هٰؤُلَآءِ وَهٰؤُلَآءِ مِنْ عَطَآءِ رَبِّکَ وَمَا کَانَ عَطَآءُ رَبِّکَ مَحْظُوْرًا [سورۃ الاسراء ۲۰]

ترجمہ: اے پیغمبر ہم آپ کے رب کی عطا میں سے ہر فریق کی امداد کرتے ہیں۔ ان کی بھی اور ان کی بھی اور آپ کے رب کی یہ عطا کسی پر بند نہیں ہے۔

(کشف الرحمٰن)

اُنْظُرْ کَیْفَ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰی بَعْضٍ وَلَلْاٰخِرَةُ اَکْبَرُ دَرَجَاتٍ وَاَکْبَرُ تَفْضِیْلًا [سورۃ الاسراء:۲۱]

ترجمہ: اے پیغمبر! آپ دیکھ لیجئے ہم نے بعض آدمیوں کو بعض پر کس طرح افزونی اور برتری دے رکھی ہے اور یقیناً آخرت باعتبار درجات کے بہت بلند ہے۔

(کشف الرحمٰن)

لَایَسْتَوِی الْقٰعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ غَیْرُ اُولِی الضَّرَرِ وَالْمُجٰهِدُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجٰهِدِیْنَ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ عَلَی الْقٰعِدِیْنَ دَرَجَةً وَکُلًّا

وَعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى وَفَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجٰهِدِيْنَ عَلَى الْقٰعِدِيْنَ اَجْرًا عَظِيْمًا ۝ دَرَجٰتٍ مِّنْهُ وَمَغْفِرَةً وَّرَحْمَةً وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝ [سورۃ النساء ۹۵،۹۶]

ترجمہ: جو مسلمان بغیر کسی عذر شرعی کے جہاد سے بیٹھ رہنے والے ہیں، وہ ان مجاہدین کے برابر نہیں ہو سکتے جو اپنی جانوں اور مالوں سے اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے ہیں، اللہ تعالیٰ نے ان مجاہدین کو جو اپنی جانوں اور مالوں سے جہاد میں مشغول رہتے ہیں، بیٹھ رہنے والوں پر درجہ کے اعتبار سے بڑی فضیلت اور بزرگی دی ہے۔ اگرچہ ہر ایک بیٹھ رہنے والے اور لڑنے والے سے اللہ تعالیٰ نے جنت کا وعدہ کر رکھا ہے مگر ہاں مجاہدین کو گھر بیٹھ رہنے والوں کے مقابلے میں بہت بڑا اجر عطا فرمایا ہے۔ وہ اجر عظیم بہت سے درجے ہیں جو اللہ کی جانب سے عطا ہوں گے اور بخشش ہے اور مہربانی ہے اور اللہ تعالیٰ بڑا ہی بخشنے والا اور بڑی مہربانی کرنے والا ہے۔

(کشف الرحمٰن)

يَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ [سورۃ المجادلۃ ۱۱]

ترجمہ: اللہ تعالیٰ تم میں سے جو لوگ ایمان لائے ہیں ان کے اور ان لوگوں کے جن کو علم عطا کیا گیا ہے درجے بلند کر دے گا اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس سے باخبر ہے۔

(کشف الرحمٰن)

اَفَمَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَ اللّٰهِ كَمَنْ بَآءَ بِسَخَطٍ مِّنَ اللّٰهِ وَمَاْوٰىهُ جَهَنَّمُ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ هُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌ بِمَا يَعْمَلُوْنَ. [سورۃ آل عمران ۱۶۲۔۱۶۳]

ترجمہ: بھلا ایک ایسا شخص جو رضائے الٰہی کا تابع ہو گیا ہو، کیا وہ اس شخص کی مثل ہو سکتا ہے جو غضب الٰہی کا مستحق ہو اور اس کا ٹھکانہ جہنم ہو اور وہ جہنم لوٹ کر جانے کی

بہت ہی بری جگہ ہے۔
ان لوگوں کے اللہ کے ہاں الگ الگ درجے ہیں اور اللہ سب کے اعمال پر نظر رکھتا ہے۔ [کشف الرحمٰن]

حدیث نمبر (۱)

عَنْ أَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ یَتَرَاءَ وْنَ أَهْلَ الْغُرَفِ مِنْ فَوْقِهِمْ کَمَا تَتَرَاءَ وْنَ الْکَوْکَبَ الدُّرِّیَّ الْغَابِرَ فِی الْأُفُقِ مِنَ الْمَشْرِقِ أَوِ الْمَغْرِبِ لِتَفَاضُلِ مَابَیْنَهُمْ قَالُوْا: یَارَسُوْلَ اللّٰهِ تِلْکَ مَنَازِلُ الْأَنْبِیَاءِ لَایَبْلُغُهَا غَیْرُهُمْ؟ قَالَ: بَلٰی وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهِ رِجَالٌ آمَنُوْا بِاللّٰهِ وَصَدَّقُوْا الْمُرْسَلِیْنَ۔

[رواه البخاری رقم ٣٢٥٦]

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا، جنتی لوگ اپنے اوپر کے بالا خانوں والے جنتیوں کو ایسے نظر آئیں گے جیسے مشرق و مغرب کی جانب بہت دور افق پر چمکنے والا کوئی ستارہ تمہیں نظر آتا ہے۔ ان میں ایک طبقہ کو دوسرے طبقہ پر جو فضیلت حاصل ہوگی اس کی وجہ سے مراتب میں یہ فرق ہوگا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ تو انبیاء کے محل ہوں گے جنہیں انبیاء کے علاوہ کوئی نہ پا سکے گا؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ نہیں! اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے یہ ان لوگوں کے محلات ہونگے جو اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے ہوں گے اور انبیاء کی تصدیق کی ہوگی۔ (ایمان وتصدیق کا پورا پورا حق ادا کیا ہوگا)۔

حدیث نمبر (۲)

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ أَنَّ أُمَّ الرُّبَيِّعِ بِنْتَ الْبَرَاءِ. وَهِیَ أُمُّ حَارِثَةَ بْنِ سُرَاقَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا أَتَتِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: يَانَبِیَّ اللّٰهِ أَلاَ تُحَدِّثُنِیْ عَنْ حَارِثَةَ؟ وَكَانَ قُتِلَ يَوْمَ بَدْرٍ أَصَابَهُ سَهْمٌ غَرْبٌ، فَإِنْ كَانَ فِی الْجَنَّةِ صَبَرْتُ وَإِنْ كَانَ غَيْرَ ذٰلِكَ اجْتَهَدْتُ عَلَيْهِ فِی الْبُكَاءِ،قَالَ:يَا أُمَّ حَارِثَةَ ! إِنَّهَا جِنَانٌ فِی الْجَنَّةِ وَإِنَّ ابْنَكِ أَصَابَ الْفِرْدَوْسَ الأَعْلٰی.

[رواه البخاری رقم ۲۸۰۹]

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت حارثہ رضی اللہ عنہ کی والدہ ام ربیع رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا اے اللہ کے نبی! حارثہ کے بارے میں آپ مجھے کچھ بتائیں گے (کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے ساتھ کیا معاملہ کیا؟)۔ حضرت حارثہ رضی اللہ عنہ بدر کی لڑائی میں شہید ہو گئے تھے، انہیں ایک نامعلوم سمت سے ایک تیر آ کر لگا تھا۔ اگر وہ جنت میں ہیں تو صبر کرلوں گی اور اگر ایسا نہیں ہے تو ان پر خوب روؤں گی۔ (اس وقت تک زور سے رونا منع نہ ہوا تھا) رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا حارثہ کی والدہ! جنت میں کئی جنتیں ہیں اور تمہارے بیٹے کو فردوس اعلیٰ میں جگہ ملی ہے۔

حدیث نمبر (۳)

عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ:قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:إِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ لَيَرْفَعُ الدَّرَجَةَ لِلْعَبْدِ الصَّالِحِ فِی الْجَنَّةِ فَيَقُوْلُ يَارَبِّ أَنّٰی لِیْ هٰذِهِ فَيَقُوْلُ:بِاسْتِغْفَارِ

وَلَدِکَ لَکَ. [مسند احمد صفحه ۵۰۹]

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا، اللہ تعالیٰ جنت میں نیک بندے کا درجہ بلند فرماتے ہیں، وہ عرض کرتا ہے یہ کیسے ہوا؟ تو اللہ تعالیٰ فرماتی ہیں یہ اس وجہ سے ہوا کہ تمہارے بیٹے نے تمہارے لئے استغفار کیا۔

حدیث نمبر (٤)

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَاعَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "يُقَالُ يَعْنِیُ لِصَاحِبِ الْقُرْآنِ: اِقْرَأْ وَارْقِ وَرَتِّلْ كَمَا كُنْتَ تُرَتِّلُ فِی الدُّنْيَا فَإِنَّ مَنْزِلَتَکَ عِنْدَ آخِرِ آيَةٍ تَقْرَأُ بِهَا [رواه الترمذی رقم ٢٩١٤]

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما رسول اکرم ﷺ کا ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن حافظ قرآن سے کہا جائے گا، پڑھتا جا اور جنت کے درجوں پر چڑھتا جا، اور ٹھہر ٹھہر کر پڑھ جیسا کہ تو دنیا میں ٹھہر ٹھہر کر پڑھتا تھا کیونکہ تمہارا انعام وہی ہوگا جہاں تمہاری آخری آیت کی تلاوت ختم ہوگی۔

حدیث نمبر (۵)

وَعَنْ فُضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ وَتَمِيْمِ الدَّارِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ قَرَأَ عَشْرَ آيَاتٍ فِیْ لَيْلَةٍ كُتِبَ لَهُ قِنْطَارٌ وَالْقِنْطَارُ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَافِيْهَا فَإِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ يَقُوْلُ رَبُّکَ عَزَّوَجَلَّ: اِقْرَأْ وَارْقِ بِكُلِّ آيَةٍ دَرَجَةً حَتّٰی يَنْتَهِیَ إِلٰی آخِرِ آيَةٍ مَعَهُ يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لِلْعَبْدِ: اِقْبِضْ فَيَقُوْلُ الْعَبْدُ بِيَدِهِ يَارَبِّ أَنْتَ أَعْلَمُ يَقُوْلُ بِهٰذِهِ الْخُلْدَ وَبِهٰذِهِ النَّعِيْمِ [الترغيب والترهيب رقم ٩٣٣]

ترجمہ: حضرت فضالہ بن عبید اور حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہما رسول اکرم ﷺ کا ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ جس شخص نے کسی رات میں دس آیات کی تلاوت کی اس کے لئے ایک قنطار (اجر کا) لکھا جاتا ہے ایک قنطار دنیا اور جو کچھ اس دنیا میں ہے اس سب سے بہتر ہے۔ جب قیامت کا دن ہوگا، آپ کا رب عزوجل فرمائے گا پڑھتا جا، اور ہر آیت کے بدلہ ایک درجہ پر چڑھتا جا، یہاں تک کہ پڑھتے پڑھتے آخری آیت پر پہنچے گا جو اسے یاد ہوگی، اللہ تعالیٰ بندے سے فرمائیں گے پکڑ لے بندہ ہاتھ سے اشارہ کر کے عرض کرے گا آپ زیادہ جانتے ہیں (میں کس چیز کو لے لوں پکڑلوں) اللہ تعالیٰ فرمائیں گے اس ہاتھ سے جنت میں ہمیشہ رہنا اور اس ہاتھ سے جنت کی نعمتیں (لے لو)۔

آٹھویں فصل

جنت کا سب سے اونچا درجہ اور مرتبہ

حدیث نمبر (١)

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "إِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَايَقُوْلُ ثُمَّ سَلُوْااللّٰهَ لِيَ الْوَسِيْلَةَ فَإِنَّهَا مَنْزِلَةٌ فِي الْجَنَّةِ لَا تَنْبَغِيْ إِلَّا لِعَبْدٍ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ وَأَرْجُوْا أَنْ أَكُوْنَ أَنَاهُوَ فَمَنْ سَأَلَ لِيَ الْوَسِيْلَةَ حَلَّتْ عَلَيْهِ الشَّفَاعَةُ

[رواه مسلم رقم ٨٤٩]

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ جب تم اذان سنو تو اسی جیسے کلمات کہو، پھر مجھ پر درود بھیجو کیونکہ جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتے

ہیں، پھر اللہ تعالیٰ سے میرے لئے وسیلہ مانگو کیونکہ وسیلہ جنت میں ایک مرتبہ ہے جو اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے صرف ایک بندہ کو ملے گا اور مجھے امید ہے کہ وہ بندہ میں ہوں گا جو شخص میرے لئے وسیلہ کی دعا مانگے گا، اس کے لئے میری شفاعت واجب ہو جائے گی۔

نویں فصل

جنت کی تعمیر اور اس کی مٹی

حدیث نمبر (۱)

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْجَنَّةِ فَقَالَ: "مَنْ یَدْخُلُ الْجَنَّةَ یحیَا فِیْهَا لاَیَمُوْتُ وَیُنَعَّمُ فِیْهَا لاَیَبْأَسُ لاَ تَبْلَی ثِیَابُهُ وَلاَ یَفْنٰی شَبَابُهُ قِیْلَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَابِنَاؤُهَا؟ قَالَ لَبِنَةٌ مِنْ ذَهَبٍ وَلَبِنَةٌ مِنْ فِضَّةٍ وَمِلاَطُهَا الْمِسْکُ وَتُرَابُهَا الزَّعْفَرَانُ وَحَصْبَاؤُهَا اللُّؤْلُؤُ وَالْیَاقُوْتُ"

[رواه ابن ابی الدنیا والطبرانی] [الترغیب والترهیب رقم ٥٤٦٦]

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے جنت کے بارے میں پوچھا گیا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا، جو شخص جنت میں داخل ہوگا وہ ہمیشہ زندہ رہے گا، موت نہیں آئے گی، مزے میں رہے گا، کبھی پریشان نہ ہوگا، نہ اس کے کپڑے پرانے ہوں گے اور نہ جوانی ختم ہوگی۔ پوچھا گیا اے اللہ کے رسول! جنت کس چیز سے بنی ہے؟ ارشاد فرمایا اس کی ایک اینٹ سونے کی اور ایک اینٹ چاندی کی ہے اور اس کا گارا مشک کا ہے اور اس کی مٹی زعفران کی ہے اور اس کی کنکریاں موتی اور یاقوت کے ہیں۔

حدیث نمبر (۲)

وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ فِي الْجَنَّةِ مَرَاغًا مِنْ مِسْكٍ مِثْلَ مَرَاغِ دَوَابِّكُمْ فِي الدُّنْيَا" [الترغيب والترهيب رقم ٥٤٧١]

ترجمہ: حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جیسے تمہارے جانوروں کے لئے دنیا میں بھاگنے دوڑنے کی جگہ ہوتی ہے اسی طرح جنت میں بھی ہوگی (مگر) وہ مشک کی ہوگی۔

حدیث نمبر (۳)

عَنْ أَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أُدْخِلْتُ الْجَنَّةَ فَإِذَا فِيْهَا جَنَابِذُ اللُّؤْلُؤِ وَإِذَا تُرَابُهَا الْمِسْكُ

ترجمہ: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ رسول اکرم ﷺ کا ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ میں جنت میں داخل کیا گیا تو میں نے اس میں چمکدار موتی کے گنبد دیکھے اور میں نے دیکھا کہ اس کی مٹی مشک کی ہے۔ [رواه البخاري، رقم ٣٣٤٢]

دسویں فصل

جنت کے محلات، بالاخانے اور خیمے

"وَمَسَاكِنَ طَيِّبَةً فِيْ جَنَّاتِ عَدْنٍ" [سورة التوبة ٧٢]

ترجمہ: اور ان سے اللہ تعالیٰ نے نفیس مکانوں کا بھی وعدہ کیا ہے وہ مکان انہی دائمی باغات میں ہوں گے۔" (کشف الرحمٰن)

"وَهُمْ فِي الْغُرُفَاتِ آمِنُوْنَ" [سورة سبا ٣٧]

ترجمہ: اور وہ بالاخانوں میں بےخوف ہوں گے۔ (کشف الرحمٰن)

"اُولٰئِکَ یُجْزَوْنَ الْغُرْفَةَ بِمَا صَبَرُوْا وَیُلَقَّوْنَ فِیْهَا تَحِیَّةً وَسَلَامًا" [سورة الفرقان ۷۵]

ترجمہ: یہی وہ لوگ ہیں جن کو ان کے صبر واستقامت کے صلے میں بالا خانے دیئے جائیں گے اور وہاں وہ دعائے خیر اور سلام کے ساتھ استقبال کئے جائیں گے۔

(کشف الرحمٰن)

لٰکِنِ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ غُرَفٌ مِنْ فَوْقِهَا غُرَفٌ مَبْنِیَّةٌ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ وَعْدَاللّٰهِ لَا یُخْلِفُ اللّٰهُ الْمِیْعَادَ.

[سورة الزمر ۲۰]

ترجمہ: مگر ہاں وہ لوگ جو اپنے رب سے ڈرتے رہے تو ان کے رہنے کے لئے ایسے بالا خانے ہیں جن کے اوپر اور بالا خانے بنے ہوئے ہیں۔ ان بالا خانوں کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں یہ ان سے اللہ نے وعدہ کیا ہے اور اللہ اپنے وعدے کے خلاف نہیں کیا کرتا۔ (کشف الرحمٰن)

"حُوْرٌ مَقْصُوْرَاتٌ فِی الْخِیَامِ" [سورة الرحمن ۷۲]

ترجمہ: وہ عورتیں گوری رنگت کی ہوں گی اور خیموں میں محفوظ ہوں گی۔

[کشف الرحمٰن]

حدیث نمبر (۱)

عَنْ أَبِیْ مُوْسَی الْأَشْعَرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: إِنَّ لِلْمُؤْمِنِ فِی الْجَنَّةِ لَخَیْمَةً مِنْ لُؤْلُؤَةٍ وَاحِدَةٍ مُجَوَّفَةٍ، طُوْلُهَا سِتُّوْنَ مِیْلًا، لِلْمُؤْمِنِ فِیْهَا اَهْلُوْنَ یَطُوْفُ عَلَیْهِمُ الْمُؤْمِنُ فَلَا یَرٰی بَعْضُهُمْ بَعْضًا [رواه مسلم ۷۱۵۸]

ترجمہ: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا مؤمن کے لئے جنت میں ایک کھوکھلے موتی کا خیمہ ہوگا جس کا طول ساٹھ

میل ہوگا اس خیمہ میں مؤمن کے اہل خانہ ہوں گی۔ مومن ان کے پاس آنا جانا رکھے گا مگر ایک طرف کے لوگ دوسری طرف کے لوگوں کو نہیں دیکھیں گے (کیوں) جب ایک آدمی ایک بیوی کے پاس ہو تو اسے یہ بات پسند نہیں ہوتی کہ اسے اس کی دوسری بیویاں بھی دیکھیں۔

حدیث نمبر (۲)

وَعَنْ أَبِیْ مَالِکِ الْأَشْعَرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ''إِنَّ فِی الْجَنَّةِ غُرَفًا یُرٰی ظَاهِرُهَا مِنْ بَاطِنِهَا وَبَاطِنُهَا مِنْ ظَاهِرِهَا أَعَدَّهَا اللّٰهُ تَعَالٰی لِمَنْ أَطْعَمَ الطَّعَامَ وَأَفْشَی السَّلَامَ وَصَلّٰی بِاللَّیْلِ وَالنَّاسُ نِیَامٌ''

[الترغیب والترهیب رقم ۱۳۸]

ترجمہ: حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا، جنت میں ایسے بالا خانے ہیں جن کی باہر کی چیزیں اندر سے اور اندر کی چیزیں باہر سے دکھائی دیتی ہیں۔ یہ بالا خانے اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کے لئے تیار کیے ہیں جو (غریب ونادار لوگوں کو) کو کھانا کھلاتے ہیں اور سلام پھیلاتے ہیں (ہر ایک کو خواہ اس سے جان پہچان ہو یا نہ ہو سلام کرتے ہیں اور رات میں ایسے وقت (تہجد کی) نماز پڑھتے ہیں جبکہ (اکثر) لوگ نیند کی آغوش میں ہوتے ہیں۔

حدیث نمبر (۳)

عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: أَتٰی جِبْرِیْلُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: یَارَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذِهٖ خَدِیْجَةُ قَدْ أَتَتْ مَعَهَا إِنَاءٌ فِیْهِ إِدَامٌ أَوْطَعَامٌ أَوْشَرَابٌ فَإِذَا هِیَ أَتَتْکَ فَاقْرَأْ عَلَیْهَا السَّلَامَ مِنْ رَبِّهَا وَمِنِّیْ وَبَشِّرْهَا بِبَیْتٍ فِی الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ لَاصَخَبَ فِیْهِ وَلَا نَصَبَ۔ [راه البخاری رقم ۳۸۲۰]

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نبی کریم ﷺ کے پاس آئے اور عرض کیا یارسول اللہ ﷺ ابھی خدیجہ آپ کے پاس (مکہ سے چل کر غار حرا میں) آنے والی ہیں۔ان کے پاس ایک برتن ہے جس میں سالن یا کھانا یا پینے کی کوئی چیز ہے (راوی کو شک ہے) جب وہ آپ کے پاس پہنچ جائیں تو انہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور میری طرف سے سلام کہہ دیجئے اور ان کو جنت میں ایک ایسے محل کی خوشخبری سنا دیجئے جو خولدار موتی کا ہے۔اس محل میں نہ شور و شغب ہے اور نہ تکلیف و تکان ہے۔

ف: یہ واقعہ اس زمانے کا ہے جب رسول کریم ﷺ خلوت میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے کے لئے غار حرا چلے جاتے تھے اور کئی کئی دن تک وہاں عبادت میں مشغول رہتے تھے اور اپنے ساتھ کھانے پینے کی کچھ چیزیں جیسے ستو اور پانی وغیرہ لے لیتے تھے تاکہ بھوک اور پیاس کا غلبہ خلوت نشینی میں مخل نہ ہو، اور ایک دن حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کھانے پینے کا کچھ سامان لے کر خود آپ ﷺ کے پاس پہنچیں، واضح رہے کہ عام طور پر ثابت تو یہی ہے کہ رسول پاک ﷺ خلوت گزینی کے لئے غار حرا میں نبوت ملنے سے پہلے جاتے تھے اور اس وقت حضرت جبرائیل علیہ السلام کا آپ کے پاس آنا شروع نہیں ہوا تھا، لیکن ممکن ہے کہ نبوت ملنے کے بعد بھی کچھ دنوں تک آپ ﷺ نے غار حرا میں رہنے کا معمول جاری رکھا ہو اور انہیں دنوں میں سے کسی دن میں حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا آپ ﷺ کا کھانا لے کر غار حرا میں گئی ہوں۔

اس حدیث میں حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے لئے جنت میں ایک خولدار موتی کا محل ملنے کی بشارت دی گئی ہے۔مطلب یہ ہے کہ محل کا گنبد ایک پورا موتی ہوگا اور یا یہ مطلب ہے کہ وہ پورا محل موتی کا ہوگا۔یعنی اتنا بڑا موتی ہوگا جس کے اندر کا خلاء ایک پورے محل پر محیط ہوگا۔

چونکہ دنیا کے گھروں میں دو تکلیف دہ چیزوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ایک شور و

شغب، دوسرا گھروں کو بنانے، سنوارنے اور سجانے میں تکلیف اور مشقت، اس لئے فرمایا کہ جنت کے محل میں یہ دونوں باتیں نہ ہوں گی۔ علماء نے فرمایا ہے کہ سب سے افضل حضرت فاطمہ پھر حضرت خدیجہ پھر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہن ہیں۔

حدیث نمبر (٤)

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَإِذَا أَنَا بِقَصْرٍ مِنْ ذَهَبٍ فَقُلْتُ لِمَنْ هٰذَا؟ فَقَالُوْا لِرَجُلٍ مِنْ قُرَیْشٍ فَمَا مَنَعَنِیْ أَنْ أَدْخُلَهُ یَاابْنَ الْخَطَّابِ إِلَّا مَاأَعْلَمُ مِنْ غَیْرَتِکَ قَالَ: وَعَلَیْکَ أَغَارُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟ [رواه البخاری رقم ٧٠٢٤]

ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میں جنت میں داخل ہوا، وہاں میں نے ایک محل سونے کا دیکھا۔ میں نے پوچھا یہ محل کس شخص کے لئے ہے؟ فرشتوں نے بتایا ایک قریشی نوجوان کا ہے۔ (دوسری راویت میں ہے کہ انہوں نے کہا کہ عمر کا ہے) خطاب کے بیٹے! چونکہ مجھے معلوم تھا کہ تم میں غیرت ہے اسی وجہ سے میں اس محل میں داخل نہ ہوا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ! کیا میں آپ پر غیرت کروں گا؟

حدیث نمبر (٥)

عَنْ أَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : إِذَا خَلَصَ الْمُؤْمِنُوْنَ مِنَ النَّارِ حُبِسُوْا بِقَنْطَرَةٍ بَیْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَیَتَقَاصُّوْنَ مَظَالِمَ کَانَتْ بَیْنَهُمْ فِی الدُّنْیَا، حَتّٰی إِذَا نُقُّوْا وَهُذِّبُوْا أُذِنَ لَهُمْ بِدُخُوْلِ الْجَنَّةِ، فَوَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِیَدِهٖ لَأَحَدُهُمْ بِمَسْکَنِهٖ فِی الْجَنَّةِ أَدَلُّ بِمَنْزِلِهٖ

كَانَ فِي الدُّنْيَا [رواه البخاری رقم ۲۴۴۰]

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ جب مومنوں کو دوزخ سے نجات مل جائے گی تو انہیں ایک پل پر جو جنت و دوزخ کے درمیان ہوگا، روک لیا جائے گا اور وہیں ان کے ان مظالم کا بدلہ دے دیا جائے گا جو مظالم وہ ایک دوسرے پر دنیا میں کیا کرتے تھے۔ پھر جب وہ ظاہری اور روحانی طور پر صاف ستھرے کر دیئے جائیں گے تو ان کو جنت میں داخلہ کی اجازت دی جائے گی۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں محمد کی جان ہے ان میں سے ہر شخص اپنے جنت کے گھر کو اپنے دنیا کے گھر سے بھی زیادہ بہتر طریقہ پر پہچانے گا۔

گیارہویں فصل

جنت کی نہریں اور جنت کے چشمے

"وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ آمَنُوْا وَعَمِلُوْا الصَّالِحَاتِ أَنَّ لَهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ" (الاية) [سورة البقرة ۲۵]

اور اے پیغمبر آپ ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور نیک کام کرتے رہے، یہ خوشخبری سنا دیجئے کہ ان کے رہنے کے لئے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں۔ (کشف الرحمٰن)

مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِيْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ، فِيْهَا أَنْهَارٌ مِنْ مَّآءٍ غَيْرِ اٰسِنٍ، وَأَنْهَارٌ مِنْ لَّبَنٍ لَّمْ يَتَغَيَّرْ طَعْمُهُ، وَأَنْهَارٌ مِنْ خَمْرٍ لَذَّةٍ لِلشَّارِبِيْنَ وَأَنْهَارٌ مِنْ عَسَلٍ مُصَفًّى، وَلَهُمْ فِيْهَا مِنْ كُلِّ الثَّمَرَاتِ [الاية]

[سورة محمد ۱۵]

جس جنت کا اہل تقویٰ سے وعدہ کیا گیا ہے اس کی کیفیت یہ ہے کہ اس میں ایسے پانی کی نہریں ہیں جس پانی کے رنگ و بو اور مزے میں ذرا تغیر نہ ہوگا اور ایسے

دودھ کی نہریں ہیں جس دودھ کا ذائقہ ذرا نہ بدلا ہوگا اور ایسی شراب کی نہریں ہیں جو پینے والوں کے لئے بہت ہی مزے دار ہوگی اور ایسے شہد کی نہریں ہیں جو بالکل صاف و خالص ہوگا۔ (کشف الرحمٰن)

"اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ مَقَامٍ أَمِيْنٍ فِيْ جَنَّاتٍ وَعُيُوْنٍ"

[سورة الدخان ۵۱،۵۲]

ترجمہ: البتہ خدا سے ڈرنے والے پر امن مقام میں ہوں گے، باغوں اور چشموں میں۔ (کشف الرحمٰن)

حدیث نمبر (۱)

عَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ فِيْ الْجَنَّةِ بَحْرَ الْمَآءِ وَبَحْرَ الْعَسَلِ وَبَحْرَ اللَّبَنِ وَبَحْرَ الْخَمْرِ ثُمَّ تُشَقَّقُ الْأَنْهَارُ بَعْدُ [رواه الترمذي ۲۵۷۱]

ترجمہ: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ بے شک جنت میں میں دریا ہے پانی کا اور دریا ہے شہد کا اور دریا ہے دودھ کا اور دریا ہے شراب کا پھر اس کے بعد اس سے نہریں پھوٹیں گی اور نکلیں گی۔

حدیث نمبر (۲)

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اَلْكَوْثَرُ نَهْرٌ فِي الْجَنَّةِ حَافَتَاهُ مِنْ ذَهَبٍ وَمَجْرَاهُ عَلَى الدُّرِّ وَالْيَاقُوْتِ، تُرْبَتُهُ أَطْيَبُ مِنَ الْمِسْكِ وَمَاؤُهُ أَحْلٰى مِنَ الْعَسَلِ وَأَبْيَضُ مِنَ الثَّلْجِ".

[رواه الترمذي ۳۳۶۱]

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ "کوثر" جنت میں ایک نہر ہے۔ اس کے دونوں کنارے سونے کے ہیں اور اس

کا پانی موتی اور یاقوت پر بہتا ہے اور اس کی مٹی مشک سے زیادہ خوشبودار اور اس کا پانی شہد سے زیادہ میٹھا ہے اور برف سے زیادہ سفید ہے۔

حدیث نمبر (۳)

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: بَیْنَمَا أَنَا أَسِیْرُ فِی الْجَنَّةِ إِذَا أَنَا بِنَهْرٍ حَافَتَاهُ قُبَابُ الدُّرِّ الْمُجَوَّفِ، قُلْتُ مَاهٰذَا یَاجِبْرِیْلُ؟ قَالَ: هٰذَا الْکَوْثَرُ الَّذِیْ أَعْطَاکَ رَبُّکَ فَإِذَا طِیْبُهُ، أَوْطِیْنُهُ مِسْکٌ أَذْفَرُ، شَکَّ الرَّاوِیْ. رواه البخاری ٦٥٨١]

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ میں جنت میں چل رہا تھا کہ میں ایک نہر پر پہنچا اس کے دونوں کناروں پر کھوکھلے موتیوں کے گنبد بنے ہوئے تھے، میں نے پوچھا جبرئیل یہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا کہ یہ کوثر ہے جو آپ کے رب نے آپ کو دے دیا ہے۔ میں نے دیکھا کہ اس کی مٹی یا اس کی خوشبو (راوی کو شک ہے) تیز مشک کی طرح ہے۔

حدیث نمبر (٤)

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَاالْکَوْثَرُ؟ قَالَ: ذَاکَ نَهْرٌ أَعْطَانِیْهِ اللّٰہُ یَعْنِی فِی الْجَنَّةِ أَشَدُّ بَیَاضاً مِنَ اللَّبَنِ وَأَحْلٰی مِنَ الْعَسَلِ فِیْهِ طَیْرٌ أَعْنَاقُهَا کَأَعْنَاقِ الْجُزُرِ "قَالَ عُمَرُ: إِنَّ هٰذِهِ لَنَاعِمَةٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ أَکَلَتُهَا أَنْعَمُ مِنْهَا."

[رواه الترمذی ٢٥٤٢]

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول ﷺ سے پوچھا گیا کہ کوثر کیا ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا وہ ایک نہر ہے جو اللہ تعالی نے مجھے عطا فرمائی

ہے ،یعنی جنت میں وہ دودھ سے زیادہ سفید ہے اور شہد سے زیادہ میٹھی ہے اسمیں پرندے ہیں جن کی گردنیں اونٹ کی گردنوں کی طرح ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ وہ پرندے تو مزے میں ہوں گے؟ آپ نے ارشاد فرمایا ان پرندوں کا گوشت کھانے والے ان سے زیادہ مزے میں ہوں گے۔

ف: حدیث کا ایک مطلب یہ ہے کہ اس نہر کے اندر پرندے ہوں گے یا اس نہر کے کناروں پر ہوں گے اور یہ پرندے اس لئے ہوں گے کہ جنتی لوگ کوثر کا پانی پئیں اور ان کا گوشت کھائیں جس سے پانی پینے والوں کا مزہ دوبالا ہو جائے گا۔

[الکوکب الدری ص ۳۱٤، ج:۳]

حدیث نمبر (۵)

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ:قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: اَلشُّھَدَاءُ عَلٰی بَارِقِ نَھْرٍ بِبَابِ الْجَنَّۃِ فِیْ قُبَّۃٍ خَضْرَاءَ یَخْرُجُ عَلَیْھِمْ رِزْقُھُمْ مِنَ الْجَنَّۃِ بُکْرَۃً وَعَشِیًّا

[مسند احمد ص ۲٦٦ المجلد الاول]

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ شہداء جنت کے دروازے پر واقع ایک نہر کے کنارے پر سبزے میں ہوں گے۔ جنت سے ان کی روزی صبح وشام انہیں ملتی رہے گی۔

ف: ان شہداء سے مراد وہ شہداء ہیں جو اپنے بعض گناہوں کی وجہ سے اول وہلہ میں جنت میں داخل نہ ہو سکیں گے۔ [الفتح الربانی صفحہ ۲۸ ج ۳]

بارہویں فصل

رسول اللہ ﷺ کے حوض کی کیفیت کا بیان

إِنَّا أَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَ ○ فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَانْحَرْ ○ إِنَّ شَانِئَکَ

هُوَ الْأَبْتَرُ ۝ [سورة الكوثر]

ترجمہ: اے نبی (ﷺ) بے شک ہم نے آپ کو کوثر یعنی خیر کثیر عطا فرمائی ہے۔ سو آپ اپنے رب کے آگے نماز پڑھیئے اور قربانی کیجئے۔ یقیناً جو آپ کا دشمن ہے وہی بے نام ونشان ہے۔

حدیث نمبر (۱)

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: حَوْضِي مَسِيْرَةُ شَهْرٍ مَاؤُهُ أَبْيَضُ مِنَ اللَّبَنِ وَرِيْحُهُ أَطْيَبُ مِنَ الْمِسْكِ وَكِيْزَانُهُ كَنُجُوْمِ السَّمَآءِ مَنْ شَرِبَ مِنْهَا فَلَا يَظْمَأُ أَبَدًا. [رواه البخاری رقم ٦٥٧٩]

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ میرا حوض ایک مہینہ کی مسافت پر پھیلا ہوگا۔ اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور اس کی خوشبو مشک سے زیادہ اچھی ہوگی اور اس کے کوزے آسمان کے ستاروں کی طرح ہوں گے۔ جو شخص اس میں سے ایک مرتبہ پی لے گا وہ پھر کبھی پیاسا نہ ہوگا۔

ف: اس سے معلوم ہوا کہ جنت میں کھانا پینا لذت کے لئے ہوگا، وہاں بھوک پیاس مٹانے اور بجھانے کے لئے نہ ہوگا کیونکہ جنت میں بھوک پیاس نہیں لگے گی۔

حدیث نمبر (۲)

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِنَّ قَدْرَ حَوْضِي كَمَا بَيْنَ أَيْلَةَ وَصَنْعَاءَ مِنَ الْيَمَنِ وَإِنَّ فِيْهِ مِنَ الْأَبَارِيْقِ كَعَدَدِ نُجُوْمِ السَّمَآءِ" [رواه البخاری رقم ٦٥٨٠]

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے

ارشادفرمایا، میرے حوض کی لمبائی اتنی ہوگی جتنی ''ایلہ'' اور ''یمن'' کے شہر ''صنعاء'' کے درمیان کی مسافت ہے اور وہاں اتنی تعداد میں پیالے ہوں گے جتنے آسمان کے ستاروں کی تعداد ہے۔

ف: ''ایلہ'' ملک شام کے ساحلی علاقہ پر واقع ایک شہر کا نام ہے اور اس کا موجودہ نام ایلات ہے۔ یہ شہر بحراحمر کے شمالی سرے پر واقع ہے۔ ایلہ اور مدینہ منورہ کے درمیان کی مسافت تقریباً ایک مہینہ ہے۔ حضور علیہ السلام کے ارشاد کا مقصد اس بات کو سمجھانا ہے کہ میرے حوض کے دونوں سروں کے درمیان فاصلہ تقریباً اتنا ہے جتنا فلاں دوشہروں کا درمیانی فاصلہ ہے۔ اس کا مطلب متعینہ طور پر حد بندی کرنا نہیں ہے کہ میرے حوض کی لمبائی اور درازی اتنی ہی ہے جتنی فلاں دوشہروں کے درمیان مسافت ہے۔ [مظاہر حق تغیر یسیر ص۱۵۹ ج۵]

حدیث نمبر (۳)

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنِّيْ فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ، مَنْ مَرَّ عَلَيَّ شَرِبَ وَمَنْ شَرِبَ لَمْ يَظْمَأْ أَبَداً، لَيَرِدَنَّ عَلَيَّ أَقْوَامٌ أَعْرِفُهُمْ وَيَعْرِفُوْنِيْ ثُمَّ يُحَالُ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُمْ قَالَ اَبُوْحَازِمٍ: فَسَمِعَنِي النُّعْمَانُ بْنُ أَبِيْ عَيَّاشٍ فَقَالَ: هٰكَذَا سَمِعْتَ مِنْ سَهْلٍ فَقُلْتُ: نَعَمْ فَقَالَ: أَشْهَدُ عَلٰى أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ لَسَمِعْتُهُ وَهُوَ يَزِيْدُ فِيْهَا، فَأَقُوْلُ: إِنَّهُمْ مِنِّيْ فَيُقَالُ: إِنَّكَ لاَ تَدْرِيْ مَا أَحْدَثُوْا بَعْدَكَ فَأَقُوْلُ: سُحْقًا سُحْقًا لِمَنْ غَيَّرَ بَعْدِيْ

[رواه البخاري رقم ٦٥٨٣ و رقم ٦٥٨٤]

ترجمہ: حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا، میں تم سے پہلے حوض پر موجود ہوں گا جو میرے پاس سے گزرے گا وہ اس

کا پانی پیئے گا اور جو اس کا پانی پیئے گا وہ کبھی پیاسا نہ ہوگا۔ میرے پاس ایسے لوگ وہاں آئیں گے کہ میں انہیں پہچانتا ہوں گا اور وہ مجھے پہچانتے ہوں گے۔ پھر انہیں میرے سامنے سے ہٹا دیا جائے گا۔ دوسری روایت میں یہ اضافہ بھی ہے کہ میں کہوں گا کہ یہ تو مجھ میں سے ہیں یعنی میرے سے تعلق رکھنے والے ہیں۔ اس پر مجھ سے کہا جائے گا کہ آپ کو معلوم نہیں کہ انہوں نے آپ کے بعد کیا نئی چیزیں ایجاد کر لی تھیں (اس سے مراد وہ لوگ ہیں جو رسول اللہ ﷺ کی حیات طیبہ میں تو مسلمان تھے مگر آپ ﷺ کے پردہ فرمانے کے بعد دین سے پھر کر مرتد بن گئے تھے۔ (مظاہر حق باختصار صفحہ ۱۶۰ ج ۵)

اس پر میں کہوں گا دور ہو مجھ سے دور ہو خدا کی رحمت سے وہ شخص جس نے میری وفات کے بعد (دین وسنت میں) تبدیلی کی۔

حدیث نمبر (٤)

عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَابَیْنَ بَیْتِیْ وَمِنْبَرِیْ رَوْضَةٌ مِنْ رِیَاضِ الْجَنَّةِ وَمِنْبَرِیْ عَلٰی حَوْضِیْ. [رواه البخاری رقم ٦٥٨٨]

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو جگہ میرے گھر یعنی میری قبر اور میرے منبر کے درمیان ہے وہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے اور میرا منبر میرے حوض پر ہے۔

ف: حدیث کے پہلے حصے کا مطلب اکثر علماء کے نزدیک یہ ہے کہ یہ جگہ حقیقت میں جنت کا ایک ٹکڑا ہے جو اس دنیا میں منتقل کیا گیا ہے اور بعینہ یہ ٹکڑا جنت میں منتقل کیا جائے گا۔ حدیث کے دوسرے حصے کا مطلب اکثر علماء کے نزدیک یہ ہے کہ منبر شریف جو مسجد میں ہے یہ بعینہ حوض کوثر پر منتقل ہو جائے گا۔

[فضائل حج ص ۱۶۰ و ص ۱۶۱]

حدیث نمبر (۵)

عَنْ أَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ: یَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَاآنِیَةُ الْحَوْضِ؟ قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِهٖ لَآنِیَتُهٗ أَكْثَرُمِنْ عَدَدِ نُجُوْمِ السَّمَآءِ وَكَوَاكِبِهَا أَلَا فِی اللَّیْلَةِ الْمُظْلِمَةِ الْمُصْحِیَةِ، آنِیَةُ الْجَنَّةِ مَنْ شَرِبَ مِنْهَا لَمْ یَظْمَأْ آخِرَ مَاعَلَیْهِ یَشْخُبُ فِیْهِ مِیْزَابَانِ مِنَ الْجَنَّةِ مَنْ شَرِبَ مِنْهُ لَمْ یَظْمَأْ عَرْضُهٗ مِثْلَ طُوْلِهٖ، مَابَیْنَ عَمَّانَ إِلٰی أَیْلَةَ، مَاؤُهٗ أَشَدُّ بَیَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَأَحْلٰی مِنَ الْعَسَلِ. [رواہ مسلم، رقم ۵۹۸۹]

ترجمہ: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ! حوض کے برتن کتنے ہیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا قسم ہے اس ذات کی، جس کے قبضہ میں محمد کی جان ہے۔ اس حوض کے برتن آسمان کے ستاروں اور سیاروں کی تعداد سے زیادہ ہیں۔ اس رات کے ستاروں سے جو اندھیری ہو اور آسمان صاف ہو اس میں بادل نہ ہوں، اس حوض کے برتن جنت کے برتن ہیں جو اس سے پی لے گا وہ کبھی پیاسا نہ ہوگا۔ اس حوض میں جنت کے دو پرنالے بہتے ہیں جو اس سے پی لے گا وہ پیاسا نہ ہوگا۔ اس کا عرض اس کے طول جتنا ہے۔ عمان سے ایلہ تک کا فاصلہ ہے۔ اس کا پانی دودھ اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے۔

ف: ''عمان'' ملک شام میں ہے۔

حدیث نمبر (٦)

وَعَنْ ثَوْبَانَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ حَوْضِیْ مَابَیْنَ عَدَنَ إِلٰی عَمَّانَ، أَكْوَابُهٗ عَدَدُ النُّجُوْمِ، مَاؤُهٗ أَشَدُّ بَیَاضاً مِنَ الثَّلْجِ وَأَحْلٰی مِنَ الْعَسَلِ وَأَكْثَرُ النَّاسِ وُرُوْدًا عَلَیْهِ فُقَرَاءُ الْمُهَاجِرِیْنَ قُلْنَا یَارَسُوْلَ

اللّٰہِ: صِفْھُمْ لَنَا قَالَ:شَعْثُ الرُّؤُوْسِ، دَنُسُ الثِّیَابِ، اَلَّذِیْنَ لَا یَنْکِحُوْنَ الْمُتَنَعِّمَاتِ، وَلَا تُفْتَحُ لَھُمُ السُّدَدُ، اَلَّذِیْنَ یُعْطُوْنَ مَا عَلَیْھِمْ وَلَا یُعْطَوْنَ مَالَھُمْ.

[الترغیب والترھیب رقم ٤٦٥٣]

ترجمہ: حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا، بلاشبہ میرا حوض عدن سے عمان تک ہے۔ اس کے پیالے تعداد میں ستاروں کی تعداد میں ہیں۔ اس کا پانی برف سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے اور اس حوض پر سب سے زیادہ تعداد میں آنے والے لوگ فقراء، مہاجرین ہوں گے۔ صحابہ کہتے ہیں کہ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہمیں ان کے اوصاف بتا دیجئے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا، وہ لوگ پراگندہ بالوں والے اور میلے کپڑوں والے ہوں گے۔ وہ لوگ ہوں گے جو ناز و نعمت میں رہنے والی عورتوں سے نکاح نہیں کرتے اور ان کے لئے لوگوں کے دروازے نہیں کھولے جاتے۔ (اس لئے کہ لوگ انہیں حقیر سمجھتے ہیں) وہ لوگوں کے اپنے ذمہ جو حقوق ہوتے ہیں وہ ادا کرتے ہیں، لیکن ان کے حقوق لوگ ادا نہیں کرتے۔

حدیث نمبر (۷)

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَمَّارٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَرَجَ یَوْمًا فَصَلّٰی عَلٰی أَھْلِ أُحُدٍ صَلَاتَہُ عَلَی الْمَیِّتِ ثُمَّ انْصَرَفَ عَلَی الْمِنْبَرِ فَقَالَ:إِنِّیْ فَرَطٌ لَّکُمْ وَأَنَا شَھِیْدٌ عَلَیْکُمْ وَإِنِّیْ وَاللّٰہِ لَأَنْظُرُ إِلٰی حَوْضِیَ الْآنَ وَإِنِّیْ أُعْطِیْتُ مَفَاتِیْحَ خَزَائِنِ الْأَرْضِ.أَوْمَفَاتِیْحَ الْأَرْضِ وَإِنِّیْ وَاللّٰہِ مَاأَخَافُ عَلَیْکُمْ أَنْ تُشْرِکُوْا بَعْدِیْ وَلٰکِنْ أَخَافُ عَلَیْکُم أَنْ تَنَافَسُوْا فِیْھَا .

[رواہ البخاری رقم ٦٥٩٠]

ترجمہ: حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لائے اور آپ ﷺ نے شہداء احد پر اس طرح نماز پڑھی جس طرح میت پر نماز جنازہ پڑھی جاتی ہے۔ پھر آپ ﷺ منبر پر تشریف لائے اور ارشاد فرمایا میں تم سے پہلے حوض پر موجود ہوں گا اور تم پر گواہ رہوں گا اور میں خدا کی قسم اس وقت اپنے حوض کو دیکھ رہا ہوں (مقصد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر منکشف فرمادیا ہے) اور مجھے زمین کے خزانوں کی کنجیاں دی گئی ہیں یا فرمایا کہ زمین کی کنجیاں دی گئی ہیں اور مجھے بخدا تمہارے بارے میں اپنے جانے کے بعد شرک میں مبتلا ہونے کا خطرہ نہیں ہے۔ البتہ مجھے اس بات کا خوف ہے کہ تم دنیا کے حاصل کرنے کے لئے ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرو گے۔

تیرہویں فصل

جنت کے درخت

وَاَصۡحٰبُ الۡیَمِیۡنِ ۝ مَاۤاَصۡحٰبُ الۡیَمِیۡنِ ۝ فِیۡ سِدۡرٍ مَّخۡضُوۡدٍ ۝ وَّطَلۡحٍ مَّنۡضُوۡدٍ ۝ وَّظِلٍّ مَّمۡدُوۡدٍ ۝ وَّمَآءٍ مَّسۡکُوۡبٍ ۝ وَّفَاکِهَةٍ کَثِیۡرَةٍ ۝ [سورۃ الواقعۃ ۲۷۔۳۲]

اور داہنی طرف والے سو کیسی اچھی حالت میں ہیں، داہنی طرف والے وہ لوگ ان باغوں میں ہوں گے جن میں بن کانٹوں کی بیریاں اور تہ بہ تہ کیلے ہوں گے اور ان باغوں میں سایہ لمبا اور بہتا ہوا پانی ہوگا اور بکثرت میوے ہوں گے۔ (کشف الرحمٰن)

وَلِمَنۡ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ ۝ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ۝ ذَوَاتَاۤ اَفۡنَانٍ ۝ [سورۃ الرحمن ۴۶۔۴۸]

اور جو شخص اپنے پروردگار کے روبرو کھڑے ہونے سے ڈرتا رہتا ہے اس کے لئے بہت بڑھیا دو باغ ہیں۔ سو تم دونوں اپنے رب کی کون کونسی نعمتوں کی تکذیب

کرو گے۔ وہ دونوں باغ بکثرت ٹہنیوں والے ہوں گے۔ (کشف الرحمٰن)

وَمِنْ دُوْنِهِمَا جَنَّتٰنِ O فَبِأَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ O مُدْهَآمَّتٰنِ

[سورة الرحمن ٦٢-٦٤]

اوران مذکورہ دو باغوں سے ذرا کم درجہ کے دو باغ اور بھی ہیں، سوتم دونوں رب کی کون کونسی نعمتوں کی تکذیب کرو گے۔ وہ دونوں خوب گہرے سبز ہوں گے۔

(کشف الرحمٰن)

إِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ ظِلَالٍ وَعُيُوْنٍ . [سورة المرسلت]

البتہ پرہیز گار لوگ سایوں میں اور چشموں میں۔ [کشف الرحمٰن]

حدیث نمبر (۱)

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَشَجَرَةً يَسِيْرُ الرَّاكِبُ فِيْ ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ لاَ يَقْطَعُهَا [رواه البخاری رقم ۳۲۵۱]

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا، بلاشبہ جنت میں ایک درخت ہے جس کے سایہ میں ایک سوار ایک سو سال تک چل سکتا ہے، اور پھر بھی اس کو طے نہ کر سکے گا۔

حدیث نمبر (۲)

عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَشَجَرَةً يَسِيْرُ الرَّاكِبُ الْجَوَادُ أَوِ الْمُضَمَّرُ السَّرِيْعُ مِائَةَ عَامٍ مَايَقْطَعُهَا"

[رواه البخاری رقم ٦٥٥٣]

ترجمہ: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جنت میں ایک درخت ہوگا جس کے سایہ میں عمدہ اور تیز رفتار گھوڑے پر سوار شخص سو

سال تک چلتا رہے گا اور پھر بھی اسے قطع نہیں کر سکے گا۔

حدیث نمبر (۳)

عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرَ سِدْرَةَ الْمُنْتَهٰى قَالَ: يَسِيْرُ الرَّاكِبُ فِيْ ظِلِّ الْفَنَنِ مِنْهَا مِائَةَ سَنَةٍ أَوْيَسْتَظِلُّ بِظِلِّهَا مِائَةُ رَاكِبٍ. (شَكَّ يَحْيٰى) فِيْهَا فِرَاشُ الذَّهَبِ كَأَنَّ ثَمَرَهَا الْقِلَالُ [رواه الترمذی رقم ۲۵۴۱]

ترجمہ: حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ آپ نے "سدرۃ المنتہٰی" کا ذکر فرمایا، پھر فرمایا سوار اس کی شاخوں میں سو سال چلے گا، یا یہ فرمایا کہ سو سوار اس کے سایہ میں رہیں گے، اس میں سونے کے پتنگے ہیں، اس کے پھل ایسے بڑے ہوں گے جیسے بڑے بڑے مٹکے۔

حدیث نمبر (٤)

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: نَخْلُ الْجَنَّةِ جُذُوْعُهَا مِنْ زُمُرُّدٍ خُضْرٍ وَكَرَبُهَا ذَهَبٌ أَحْمَرُ وَسَعَفُهَا كِسْوَةٌ لِأَهْلِ الْجَنَّةِ مِنْهَا مُقَطَّعَاتُهُمْ وَحُلَلُهُمْ وَثَمَرُهَا أَمْثَالُ الْقِلَالِ وَالدِّلَاءِ، أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَأَحْلٰى مِنَ الْعَسَلِ وَأَلْيَنُ مِنَ الزُّبْدِ لَيْسَ فِيْهَا عَجَمٌ [الترغیب والترهیب رقم ٥٤٩٩]

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جنت کے کھجور کے درخت کے تنے سبز زمرد کے ہیں اور اس کھجور کی ٹہنی کی موٹی چوڑی جڑ سرخ سونے کی ہے اور اس کی شاخیں جنتیوں کا لباس ہیں۔ ان شاخوں میں جنتیوں کے چھوٹے کپڑے اور جوڑوں کا تعلق ہے۔ (بظاہر مراد یہ ہے کہ) جنتیوں کے کپڑے شاخوں سے نکلیں گے اور اس کے پھل مٹکوں اور ڈولوں کی طرح بڑے بڑے ہیں وہ درخت

دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا اور مکھن سے زیادہ نرم ہے۔ ان پھلوں میں گٹھلی نہیں ہے۔

حدیث نمبر (۵)

وَعَنْ أَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَهُ رَجُلٌ: "یَارَسُوْلَ اللّٰهِ، مَاطُوْبٰی؟ قَالَ: شَجَرَةٌ مَسِیْرَةُ مِائَةِ سَنَةٍ، ثِیَابُ أَهْلِ الْجَنَّةِ تَخْرُجُ مِنْ أَکْمَامِهَا. [الترغیب والترهیب رقم ۵۵]

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے ایک شخص نے پوچھا، یارسول اللہ طوبیٰ کیا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا سو سال کی مسافت کا ایک درخت ہے۔ اہل جنت کے کپڑے اس کے شگوفوں سے نکلتے ہیں۔

حدیث نمبر (٦)

عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: مَا فِی الْجَنَّةِ شَجَرَةٌ إِلَّا وَسَاقُهَا مِنْ ذَهَبٍ. [رواه الترمذی رقم ۲۵۲۵]

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا، جنت میں کوئی درخت ایسا نہیں کہ جس کا تنا سونے کا نہ ہو۔

ف: ان درختوں کی ٹہنیاں اور شاخیں مختلف قسموں کی ہیں، کسی کی سونے کی ہے، کسی کی چاندی کی، کوئی ٹہنی یاقوت وزمرد کی ہے، کوئی موتی کی اور ٹہنی طرح طرح کے شگوفوں سے آراستہ ہے اور اس پر قسم قسم کے میوے اور پھل لگے ہوئے ہیں، نیز جنت کے تمام درختوں کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں۔ [مظاہر حق صفحہ ۲۱۳ ج ۵]

حدیث نمبر (۷)

وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍورَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: سَيِّدُ رِيْحَانِ أَهْلِ الْجَنَّةِ الْحِنَّاءُ

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ مہندی جنت کے سب خوشبودار پودوں کی سردار ہے۔

حدیث نمبر (۸)

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَقِيْتُ إِبْرَاهِيْمَ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِيْ فَقَالَ: يَامُحَمَّدُ أَقْرِئْ أُمَّتَكَ مِنِّي السَّلَامَ وَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ الْجَنَّةَ طَيِّبَةُ التُّرْبَةِ عَذْبَةُ الْمَآءِ وَأَنَّهَا قِيْعَانٌ وَأَنَّ غِرَاسَهَا سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَاإِلٰهَ إِلَّااللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ."

[رواه الترمذى رقم ٣٤٦٢]

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ شب معراج میں جب میری ملاقات حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ہوئی تو انہوں نے فرمایا کہ اپنی امت کو میرا سلام کہہ دینا اور کہنا کہ جنت کی نہایت عمدہ پاکیزہ مٹی ہے اور بہترین پانی، لیکن وہ بالکل چٹیل میدان ہے اور اس کے پودے (درخت) "سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَااِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَر" ہیں (جتنے کسی کا دل چاہے لگالے)۔

چودھویں فصل

اہل جنت کا کھانا، پینا

وَفَاكِهَةٍ مِمَّا يَتَخَيَّرُوْنَ ○ وَلَحْمِ طَيْرٍ مِمَّا يَشْتَهُوْنَ ○

[سورة الواقعة ٢٠]

اور نیز وہ میوے جن کو یہ لوگ پسند کریں اور پرند کا وہ گوشت جس قسم کے گوشت

کی وہ مقربین خواہش کریں۔ (کشف الرحمٰن)

هٰذَا ذِكْرٌ وَاِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ لَحُسْنَ مَاٰبٍ ○ جَنّٰتِ عَدْنٍ مُفَتَّحَةً لَهُمُ الْأَبْوَابُ ○ مُتَّكِئِيْنَ فِيْهَا يَدْعُوْنَ فِيْهَا بِفَاكِهَةٍ كَثِيْرَةٍ وَشَرَابٍ ○ [سورة ص ۴۹. ۵۱]

یہ انبیاء کا تذکرہ ایک نصیحت کا مضمون تھا جو ہو چکا اور پرہیزگاروں کے لئے بے شک اچھا ٹھکانہ ہے، وہ اچھا ٹھکانہ دائمی باغ ہیں، جن کے دروازے ان لوگوں کے لئے کھلے ہوئے ہوں گے۔ وہ ان باغوں میں تکیے لگائے بیٹھے ہوں گے وہ وہاں بہت سے میوے اور پینے کی چیزیں منگوائیں گے۔ (کشف الرحمٰن)

إِنَّ الْأَبْرَارَ يَشْرَبُوْنَ مِنْ كَأْسٍ كَانَ مِزَاجُهَا كَافُوْراً ○ عَيْنًا يَشْرَبُ بِهَا عِبَادُاللّٰهِ يُفَجِّرُوْنَهَا تَفْجِيْراً ○ [سورة الدهر ۵. ۶]

البتہ جو لوگ نیک ہیں وہ ایسے جام شراب سے شراب پئیں گے جس میں کافور کی آمیزش ہوگی۔ وہ ایک چشمہ ہے۔ جس سے اللہ تعالیٰ کے خاص بندے پئیں گے اور وہ خاص بندے اس چشمہ کو جہاں چاہیں گے بہالے جائیں گے۔ (کشف الرحمٰن)

مَنْ عَمِلَ سَيِّئَةً فَلاَ يُجْزٰى اِلَّا مِثْلَهَا وَمَنْ عَمِلَ صَالِحاً مِنْ ذَكَرٍ أَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ يُرْزَقُوْنَ فِيْهَا بِغَيْرِ حِسَابٍ ○ [سورة المومن ۴۰]

حدیث نمبر (۱)

عَنْ جَابِرٍرَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ يَأْكُلُوْنَ فِيْهَا وَيَشْرَبُوْنَ وَلاَ يَتْفِلُوْنَ وَلاَ يَبُوْلُوْنَ وَلاَ يَتَغَوَّطُوْنَ وَلاَ يَمْتَخِطُوْنَ" قَالُوْا: فَمَا بَالُ الطَّعَامِ؟ قَالَ جُشَاءٌ" وَرَشْحٌ كَرَشْحِ الْمِسْكِ، يُلْهَمُوْنَ التَّسْبِيْحَ وَالتَّحْمِيْدَ كَمَا يُلْهَمُوْنَ النَّفَسَ."

[راوہ مسلم رقم ۷۱۵۲]

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا، بے شک اہل جنت، جنت میں کھائیں گے اور پیئیں گے (لیکن) وہ نہ تھوکیں گے اور نہ پیشاب کریں گے۔ نہ رفع حاجت کریں گے اور نہ ناک صاف کریں گے۔ صحابہ نے عرض کیا پھر ان کا کھانا کہاں جائے گا؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ایک ڈکار (آئے گا) اور پسینہ مشک کی طرح ہوگا، ان کو تسبیح اور حمد کا اس طرح الہام ہوگا جس طرح سانس آتی جاتی ہے۔

ف: ڈکار سے کھانے کا فضلہ اور پسینہ سے پانی کا فضلہ خارج ہوگا۔ تسبیح وحمد کی وجہ سے کوئی پریشانی نہ ہوگی اور یوں ہر سانس کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا شکر وذکر وابستہ ہوگا۔ (مظاہر حق)

حدیث نمبر (۲)

وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ طَيْرَ الْجَنَّةِ كَأَمْثَالِ الْبُخْتِ، تَرْعٰی فِيْ شَجَرِ الْجَنَّةِ" فَقَالَ أَبُوْبَكْرٍ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ هٰذِهِ لَطَيْرٌ نَاعِمَةٌ فَقَالَ: أَكَلَتُهَا أَنْعَمُ مِنْهَا. قَالَهَا ثَلَاثاً وَإِنِّيْ لَأَرْجُوْ أَنْ تَكُوْنَ مِمَّنْ يَأْكُلُ مِنْهَا. [الترغیب والترهیب رقم ۵۵.۶]

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا بے شک جنت کے پرندے خراسانی اونٹوں کی طرح ہیں۔ جنت کی درختوں میں چرتے ہیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ! یہ پرندے بڑے مزے میں ہیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اور ان کے کھانے والے ان سے زیادہ لطف اور مزے میں ہوں گے۔ یہ بات آپ نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی اور فرمایا کہ مجھے امید

ہے کہ آپ ان لوگوں میں سے ہوں گے جوان پرندوں سے کھائیں گے۔

حدیث نمبر (۳)

وَعَنْ سُلَيْمِ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: كَانَ أَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُوْنَ: إِنَّ اللّٰهَ لَيَنْفَعُنَا بِالْأَعْرَابِ وَمَسَائِلِهِمْ قَالَ: أَقْبَلَ أَعْرَابِيٌّ يَوْماً فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ! ذَكَرَاللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ فِي الْجَنَّةِ شَجَرَةً مُؤْذِيَةً وَمَا كُنْتُ أَرَى أَنَّ فِي الْجَنَّةِ شَجَرَةً تُؤْذِيْ صَاحِبَهَا؟ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَاهِيَ؟ قَالَ السِّدْرُ فَإِنَّ لَهُ شَوْكًا مُؤْذِياً قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَلَيْسَ اللّٰهُ يَقُوْلُ ﴿فِيْ سِدْرٍ مَخْضُوْدٍ﴾ [الواقعة: ۲۸]
خَضَدَاللّٰهُ شَوْكَهُ فَجَعَلَ مَكَانَ كُلِّ شَوْكَةٍ ثَمَرَةً، فَإِنَّهَا لَتَنْبُتُ ثَمَراً، تَفَتَّقُ الثَّمَرَةُ مِنْهَا عَنِ اثْنَيْنِ وَسَبْعِيْنَ لَوْناً مِنْ طَعَامٍ مَافِيْهَا لَوْنٌ يُشْبِهُ الْآخَرَ [الترغیب والترھیب ۵۵۱۱]

ترجمہ: حضرت سلیم بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ فرماتے تھے اللہ تعالیٰ ہمیں دیہاتیوں سے اور ان کے سوالات سے فائدہ پہنچاتے ہیں۔ فرماتے ہیں کہ ایک دن ایک اعرابی (صحابی) تشریف لائے اور انہوں نے آ کر عرض کیا یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے جنت میں ایک تکلیف دینے والے درخت کا ذکر فرمایا ہے اور میں نہیں سمجھتا کہ جنت میں کوئی ایسا درخت ہوگا جو اپنے مالک کو تکلیف پہنچائے گا۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ کونسا درخت ہے؟ انہوں نے کہا کہ بیری کا درخت ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کیا اللہ تعالیٰ نہیں فرماتے

﴿فِيْ سِدْرٍ مَخْضُوْدٍ﴾

اللہ تعالیٰ اس کے کانٹوں کو ہٹادیں گے اور ہر کانٹے کی جگہ ایک پھل لگائیں

گے۔ پھر اس میں سے اور پھل نکالیں گے، ایک پھل بہتر (۷۲) قسم کے ذائقے اپنے اندر لئے ہوئے ہوگا۔ ایک کا رنگ دوسرے کے رنگ سے ملتا نہ ہوگا۔

حدیث نمبر (٤)

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: بَلَغَ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ سَلَام مَقْدَمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ فَأَتَاهُ فَقَالَ: إِنِّيْ سَائِلُكَ عَنْ ثَلَاثٍ لَايَعْلَمُهُنَّ إِلَّا نَبِيٌّ قَالَ :مَاأَوَّلُ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ؟ وَمَا أَوَّلُ طَعَامٍ يَأْكُلُهُ أَهْلُ الْجَنَّةِ ؟ وَمِنْ أَيِّ شَيْءٍ يَنْزِعُ الْوَلَدُ اِلَى اَبِيْهِ؟ وَمِنْ أَيِّ شَيْءٍ يَنْزِعُ إِلٰى أَخْوَالِهِ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:"خَبَّرَنِيْ بِهِنَّ آنِفاً جِبْرَئِيْلُ"قَالَ:فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ: ذَاكَ عَدُوُّ الْيَهُوْدِ مِنَ الْمَلَائِكَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَمَّا اَوَّلُ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ فَنَارٌ تَحْشُرُ النَّاسَ مِنَ الْمَشْرِقِ إِلٰى الْمَغْرِبِ،وَأَمَّا أَوَّلُ طَعَامٍ يَأْكُلُهُ أَهْلُ الْجَنَّةِ فَزِيَادَةُ كَبِدِ حُوْتٍ، وَأَمَّا الشَّبَهُ فِي الْوَلَدِ فَإِنَّ الرَّجُلَ إِذَا غَشِيَ الْمَرْأَةَ فَسَبَقَهَا مَاؤُهُ كَانَ الشَّبَهُ لَهُ وَإِذَا سَبَقَ مَاؤُهَا كَانَ الشَّبَهُ لَهَا، قَالَ:أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ثُمَّ قَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ! إِنَّ الْيَهُوْدَ قَوْمٌ بُهْتٌ إِنْ عَلِمُوْا بِإِسْلَامِيْ قَبْلَ أَنْ تَسْأَلَهُمْ بَهَتُوْنِيْ عِنْدَكَ فَجَاءَ تِ الْيَهُوْدُ وَدَخَلَ عَبْدُاللّٰهِ الْبَيْتَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:"أَيُّ رَجُلٍ فِيْكُمْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ؟ قَالُوْا أَعْلَمُنَا وَابْنُ أَعْلَمِنَا وَأَخْيَرُنَا وَابْنُ أَخْيَرِنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:أَفَرَأَيْتُمْ إِنْ أَسْلَمَ عَبْدُاللّٰهِ؟ قَالُوْا أَعَاذَهُ اللّٰهُ مِنْ ذٰلِكَ،فَخَرَجَ عَبْدُاللّٰهِ إِلَيْهِمْ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَّاإِلٰهَ إِلَّااللّٰهُ

وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً رَّسُوْلُ اللّٰهِ. فَقَالُوْا شَرُّنَا وَابْنُ شَرِّنَا وَوَقَعُوْا فِيْهِ.

[رواہ البخاری رقم ۳۳۲۹]

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کوخبر ملی کہ رسول اللہ ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے ہیں تو انہوں نے آپ ﷺ کی خدمت میں حاضری دی اور آ کرعرض کیا کہ میں آپ سے تین سوالات کروں گا، جن کا جواب سوائے نبی کے کوئی نہیں جانتا، ان میں سے ایک سوال یہ تھا کہ جنتی جنت میں جا کر سب سے پہلے کونسا کھانا کھائیں گے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا سب سے پہلا کھانا جو اہل جنت کی ضیافت کے لئے پیش کیا جائے گا وہ مچھلی کی کلیجی کا ایک منفرد ٹکڑا ہوگا (جو سب سے زیادہ لذیذ اور پاکیزہ ہوتا ہے)

ف: حدیث طویل ہے اہل علم کے لئے حدیث کا متن موجود ہے۔ موضوع سے متعلق حصے کا ترجمہ کردیا ہے۔

حدیث نمبر (۵)

وَعَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: إِنَّ الرَّجُلَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ لَيَشْتَهِي الشَّرَابَ مِنْ شَرَابِ الْجَنَّةِ فَيَجِيءُ الإِبْرِيْقُ فَيَقَعُ فِيْ يَدِهِ فَيَشْرَبُ ثُمَّ يَعُوْدُ إِلٰى مَكَانِهِ.

[الترغيب والترهيب رقم ۵۵.۲]

ترجمہ: حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جنتی آدمی جنتی مشروب پینا چاہے گا، اس چاہت کے ساتھ ہی صراحی اس کے ہاتھ میں آجائے گی اور وہ پی لے گا، پھر وہ صراحی دوبارہ اپنی جگہ واپس چلی جائے گی۔

پندرہویں فصل

اہل جنت کے کپڑے

يُحَلَّوْنَ فِيهَا مِنْ أَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَلُؤْلُؤًا وَلِبَاسُهُمْ فِيهَا حَرِيرٌ

[سورة الحج ۲۳]

ان کو سونے کے کنگن اور موتی پہنائے جائیں گے اور وہاں ان کا لباس ریشمی ہوگا۔ (کشف الرحمٰن)

يُحَلَّوْنَ فِيهَا مِنْ أَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَيَلْبَسُوْنَ ثِيَابًا خُضْرًا مِنْ سُنْدُسٍ وَإِسْتَبْرَقٍ مُتَّكِئِيْنَ فِيهَا عَلَى الْأَرَائِكِ نِعْمَ الثَّوَابُ وَحَسُنَتْ مُرْتَفَقًا

[سورة الكهف ۳۱]

ان کو ان باغوں میں سونے کے کنگن پہنائے جائیں گے اور وہ سبز رنگ کے باریک اور دبیز اور ریشمی کپڑے پہنیں گے۔ ان باغوں میں یہ لوگ مسہری نما تختوں پر تکیے لگائے بیٹھے ہوں گے، کیا ہی اچھا بدلا ہے اور وہ جنت آسائش کے لحاظ سے کیا ہی خوب آرام گاہ ہے۔ (کشف الرحمٰن)

عَلَيْهِمْ ثِيَابُ سُنْدُسٍ خُضْرٌ وَإِسْتَبْرَقٌ وَحُلُّوْا أَسَاوِرَ مِنْ فِضَّةٍ وَسَقٰهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُوْرًا.

[سورة الدهر ۲۱]

اہل جنت کا بالائی لباس باریک ریشم کے سبز کپڑے ہوں گے اور دبیز ریشم کے کپڑے بھی ہوں گے اور ان کو چاندی کے کنگن پہنائے جائیں گے اور ان کا پروردگار ان کو شراب طہور یعنی نہایت پاکیزہ شراب پلائے گا۔ (کشف الرحمٰن)

حدیث نمبر (۱)

وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَوَّلُ زُمْرَةٍ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ كَأَنَّ

وُجُوهُهُمْ ضَوْءُ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَالزُّمْرَةُ الثَّانِيَةُ عَلٰى لَوْنِ أَحْسَنِ كَوْكَبٍ دُرِّيٍّ فِي السَّمَآءِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ زَوْجَتَانِ مِنَ الْحُوْرِالْعِيْنِ عَلٰى كُلِّ زَوْجَةٍ سَبْعُوْنَ حُلَّةً يُرٰى مُخُّ سُوْقِهِمَا مِنْ وَرَاءِ لُحُوْمِهَا وَحُلَلِهِمَا كَمَا يُرَى الشَّرَابُ الْأَحْمَرُ فِي الزُّجَاجَةِ الْبَيْضَاءِ. [الترغيب والترهيب ٥٥١٤]

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ جنت میں پہلی داخل ہونے والی جماعت کے چہرے چودہویں رات کے چاند کی طرح چمکدار ہوں گے اور دوسری داخل ہونے الی جماعت کے رنگ اس نہایت چمکدار ستارے کی طرح ہوں گے جو بہت اچھا ہو۔ ہر جنتی کو حور عین میں سے دو بیویاں ملیں گی۔ ہر بیوی کے جسم پر ستر جوڑے ہوں گے۔ جوڑے کو پہننے کے باوجود ان بیویوں کی پنڈلیوں کا گودا دکھائی دے گا جس طرح سفید شیشہ میں سرخ مشروب دکھائی دیتا ہے۔

حدیث نمبر (۲)

وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ:قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ:يَارَسُوْلَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ ثِيَابَ اَهْلِ الْجَنَّةِ أَتُنْسَجُ نَسْجاً أَمْ تُشَقَّقُ مِنْ ثَمَرِ الْجَنَّةِ قَالَ: فَكَانَ الْقَوْمُ تَعْجَبُوْا مِنْ مَسْأَلَةِ الْأَعْرَابِيِّ فَقَالَ:مَا تَعْجَبُوْنَ مِنْ جَاهِلٍ يَسْأَلُ عَالِمًا، قَالَ:فَسَكَتَ هَنِيَّةً ثُمَّ قَالَ: أَيْنَ السَّائِلُ عَنْ ثِيَابِ الْجَنَّةِ؟ قَالَ أَنَا،قَالَ: لَابَلْ تُشَقَّقُ مِنْ ثَمَرِ الْجَنَّةِ [مسند احمد ج ٢ ص ٢٣]

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک صاحب آئے اور کھڑے ہو کر سوال کیا یا رسول اللہ بتائیں کہ جنتیوں کے کپڑے بُنے جائیں گے یا جنت کے پھلوں سے نکلیں گے۔ لوگ اس سوال کی وجہ سے

تعجب میں پڑ گئے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ کس وجہ سے تعجب کر رہے ہو، کیا تعجب کی وجہ یہ ہے کہ ایک ناواقف نے جاننے والے سے پوچھا؟ پھر آپ ﷺ کچھ دیر خاموش رہے، پھر پوچھا کہ سائل کہاں ہے؟ اس نے کہا کہ میں ہوں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ایسی بات نہیں (کہ وہ کپڑے بنے جائیں گے) بلکہ وہ کپڑے تو جنت کے پھلوں سے نکلیں گے۔

سولہویں فصل

جنت کے بچھونے

فِيهَا سُرُرٌ مَرْفُوعَةٌ ۝ وَأَكْوَابٌ مَوْضُوعَةٌ ۝ وَنَمَارِقُ مَصْفُوفَةٌ ۝ وَزَرَابِيُّ مَبْثُوثَةٌ ۝ [سورة الغاشیه ١٣. ١٤]

اس میں اونچے اونچے درخت ہوں گے اور آب خورے رکھے ہوں گے اور گاؤ تکیے برابر برابر لگے ہوئے ہوں گے اور مخملی چھوٹی چھوٹی مسندیں پھیلی ہوئی ہوں گی۔

(کشف الرحمٰن)

مُتَّكِئِينَ عَلَى فُرُشٍ بَطَائِنُهَا مِنْ إِسْتَبْرَقٍ [سورة الرحمن ٥٤]

اہل جنت ایسے فرشوں پر تکیے لگائے بیٹھے ہوں گے جن کے استر دبیز ریشم کے ہوں گے۔ (کشف الرحمٰن)

مُتَّكِئِينَ عَلَى رَفْرَفٍ خُضْرٍ وَعَبْقَرِيٍّ حِسَانٍ

[سورة الرحمن ٧٦]

ترجمہ: وہ اہل جنت عجیب خوش نما فرشوں پر سبز رنگ کے کے تکیے لگائے بیٹھے ہوں گے۔ [کشف الرحمٰن]

حدیث نمبر (١)

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ فِیْ قَوْلِهٖ وَفُرُشٌ مَّرْفُوْعَةٌ [سورة الواقعة ۳۴]

قَالَ اِرْتِفَاعُهَا لَكَمَا بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْأَرْضِ مَسِيْرَةُ خَمْسِمَائَةِ

عَامٍ [رواه الترمذی رقم ۲۵۴]

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے سورہ واقعہ کی آیت "فُرُشٍ مَّرْفُوْعَة" (ترجمہ) اور اونچے بچھونے کی تفسیر میں نقل فرمایا ہے کہ ان کی اونچائی زمین وآسمان کی درمیانی مسافت یعنی پانچ سو سال کی مسافت ہوگی۔

حدیث نمبر (۲)

وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فِیْ قَوْلِهٖ عَزَّوَجَلَّ (بَطَائِنُهَا مِنْ إِسْتَبْرَقٍ) [سورة الرحمن ۵۴]

قَالَ أَخْبَرْتُمْ بِالْبَطَائِنِ، فَكَيْفَ بِالظَّهَائِرِ؟

[الترغيب والترهيب رقم ۵۵۲۱]

ترجمہ: حضرت ابن مسعودی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آیت کریمہ

﴿ بَطَائِنُهَا مِنْ إِسْتَبْرَقٍ ﴾

ترجمہ: (اس کے استر دبیز ریشم کے ہوں گے) کے بارے میں فرمایا تمہیں اللہ کی طرف سے استر کے کپڑے کے بارے میں بتایا گیا ہے (کہ وہ دبیز ریشم کے ہوں گے) تو اوپر کا کپڑا (یعنی ابرہ) (اعلیٰ درجہ کا) ہوگا۔

سترہویں فصل

جنتیوں کی عورتیں

وَحُوْرٌ عِيْنٌ ۝ كَأَمْثَالِ اللُّؤْلُؤِ الْمَكْنُوْنِ

[سورة الواقعة ۲۳.۲۴]

اور ان کے لئے گوری رنگت والی بڑی بڑی آنکھوں والی ایسی عورتیں ہوں گی

جیسے سیپ میں حفاظت سے رکھا ہوا موتی۔

إِنَّ لِلْمُتَّقِينَ مَفَازاً O حَدَائِقَ وَأَعْنَاباً O وَكَوَاعِبَ أَتْرَاباً

[سورۃ النباء ٣١. ٣٢. ٣٣]

البتہ پرہیزگاروں کو ان کی مراد ملنی ہے۔ وہ مراد باغ ہیں اور انگور ہیں اور نوجوان ہم عمر عورتیں ہیں۔

إِنَّا أَنْشَأْنَاهُنَّ إِنْشَآءً O فَجَعَلْنٰهُنَّ اَبْكَاراً O عُرُباً أَتْرَاباً O

[سورۃ الواقعة ٣٥. ٣٧]

ہم نے وہاں کی عورتوں کو ایک خاص طور پر بنایا ہے اور ہم نے ان کو ایسا بنایا کہ وہ باکرہ رہیں گی۔ خاوند کی محبوبہ اور ہم عمر ہوں گی۔ (کشف الرحمٰن)

حدیث نمبر (١)

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: لَرَوْحَةٌ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ أَوْغَدْوَةٌ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَافِيْهَا وَلَقَابُ قَوْسِ أَحَدِكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ أَوْمَوْضِعُ قَيْدٍ. يَعْنِي سَوْطَهُ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا وَلَوْ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ اطَّلَعَتْ إِلٰى أَهْلِ الْأَرْضِ لَأَضَاءَ تْ مَابَيْنَهُمَا وَلملاء تْهُ رِيْحًا وَلَنَصِيْفُهَا عَلٰى رَأْسِهَا خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا.

[رواہ البخاری رقم ٢٧٩٦]

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے راستہ میں ایک صبح یا ایک شام بھی گزار دینا دنیا و مافیہا سے بہتر ہے اور کسی کے لئے جنت میں ایک ہاتھ جگہ بھی یا ایک کوڑا کی جگہ بھی (راوی کو شک ہے) دنیا و مافیہا سے بہتر ہے اور اگر جنت کی کوئی عورت دنیا کی طرف جھانک بھی لے تو زمین و آسمان اپنی تمام وسعتوں کے ساتھ روشن ہو جائیں اور خوشبو سے

معطر ہو جائیں گے اور اس کے سر کا دوپٹہ بھی دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔

حدیث نمبر (۲)

عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ أَوَّلَ زُمْرَةٍ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلٰى صُوْرَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَالَّتِیْ تَلِيْهَا عَلَى أَضْوَإِكَوْكَبٍ دُرِّيٍّ فِي السَّمَآءِ لِكُلِّ امْرِیءٍ مِنْهُمْ زَوْجَتَانِ اثْنَتَانِ يُرٰى مُخُّ سُوْقِهِمَا مِنْ وَرَاءِ اللَّحْمِ وَمَا فِي الْجَنَّةِ عَزَبٌ

[رواه مسلم رقم ۷۱٤۷]

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ جنت میں کوئی غیر شادی شدہ نہیں ہوگا۔

حدیث نمبر (۳)

وَعَنْ أَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ الرَّجُلَ لَيَتَّكِئُ فِي الْجَنَّةِ سَبْعِيْنَ سَنَةً قَبْلَ أَنْ يَّتَحَوَّلَ ثُمَّ تَأْتِيْهِ امْرَأَتُهُ "فَتَضْرِبُ عَلٰى مَنْكَبَيْهِ" فَيَنْظُرُ وَجْهَهُ فِیْ خَدِّهَا أَصْفٰى مِنَ الْمِرْآةِ وَإِنَّ أَدْنٰى لُؤْلُؤَةٍ عَلَيْهَا تُضِیءُ مَابَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ فَتُسَلِّمُ عَلَيْهِ فَيَرُدُّ السَّلَامَ وَيَسْأَلُهَا مَنْ أَنْتِ؟ فَتَقُوْلُ أَنَا مِنَ الْمَزِيْدِ وَإِنَّهُ لَيَكُوْنُ عَلَيْهَا سَبْعُوْنَ ثَوْبًا أَدْنَاهَا مِثْلُ النُّعْمَانِ مِنْ طُوْبٰى فَيَنْفُذُهَا بَصَرُهُ حَتّٰى يَرٰى مُخَّ سَاقِهَا مِنْ وَّرَاءِ ذٰلِكَ وَإِنَّ عَلَيْهَا مِنَ التِّيْجَانِ إِنَّ أَدْنٰى لُؤْلُؤَةٍ مِنْهَا لَتُضِیءُ مَابَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ.

[مجمع الزوائد صفحہ ۷۷۵ ج ۱، رقم الحدیث ۱۸۷۶۲]

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ جنتی جنت میں اپنی جگہ سے منتقل ہوئے بغیر ستر سال تک تکیہ اور سہارا لگائے گا۔ اس کے بعد اس کی بیوی اس کے پاس آ کر اس کے مونڈھوں پر (ہاتھ) مارے گی تو اسے اپنا چہرہ اس کے رخسار میں آئینہ میں دیکھنے سے زیادہ صاف نظر آئے گا۔ اس کی بیوی پر سب سے کم روشن موتی بھی اتنا روشن ہوگا کہ وہ مشرق و مغرب کی درمیانی مسافت کو روشن کر دے گا۔ بیوی اسے سلام کرے گی، یہ اسے جواب دے گا اور اس سے پوچھے گا کہ تم کون ہو؟ وہ جواب میں کہے گی کہ میں مزید میں سے ہوں (جن کا ذکر قرآن کریم میں ہے کہ اللہ تعالیٰ اہل جنت کو وہ دیں گے جسے وہ چاہیں گے۔ پھر فرمایا ﴿وَلَدَيْنَا مَزِيْدٌ﴾ اور ہمارے پاس مزید بھی ہے) اس عورت پر طوبیٰ درخت سے نکلے ہوئے ستر جوڑے ہوں گے۔ جس میں سے کم درجہ کا جوڑا بھی اتنا بڑا ہوگا جیسے ''نعمان'' (پہاڑ جو عزم میں ہے) ایسے ستر جوڑوں میں سے اس کی پنڈلی کا گودا دکھائی دے گا اور اس عورت پر تاج ہوں گے اس تاج میں سب سے کم روشن موتی مشرق و مغرب کے درمیانی فاصلہ کو روشن کر دے گا۔

حدیث نمبر (٤)

عَنْ مَعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لاَ تُؤْذِيْ اِمْرَأَةٌ زَوْجَهَا فِي الدُّنْيَا اِلَّا قَالَتْ زَوْجَتُهُ مِنَ الْحُوْرِ الْعِيْنِ لاَ تُؤْذِيْهِ قَاتَلَكِ اللّٰهُ فَاِنَّمَا هُوَ عِنْدَكِ دَخِيْلٌ يُوْشِكُ أَنْ يُفَارِقَكَ اِلَيْنَا .

[مسند احمد صفحہ ٢٤٢ ج ٥]

ترجمہ: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ جو عورت دنیا میں اپنے شوہر کو ستاتی ہے تو اس شخص کی وہ بیوی جو حور عین میں سے ہے کہتی ہے کہ اسے مت ستا نا اللہ تجھے تباہ و برباد کرے، وہ تیرے پاس چند دن کا

مہمان ہے، عنقریب تجھے چھوڑ کر ہمارے پاس آ جائے گا۔

اٹھارویں فصل

جنت میں جماع

حدیث نمبر (۱)

عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْيَهُوْدِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَتَزْعُمُ أَنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ يَأْكُلُوْنَ وَيَشْرَبُوْنَ؟ قَالَ إِىْ وَالَّذِىْ نَفْسِىْ بِيَدِهِ إِنَّ الرَّجُلَ مِنْهُمْ لَيُعْطٰى قُوَّةَ مِائَةِ رَجُلٍ فِي الْأَكْلِ وَالشُّرْبِ وَالْجِمَاعِ وَالشَّهْوَةِ. فَقَالَ الرَّجُلُ: فَإِنَّ الَّذِىْ يَأْكُلُ وَيَشْرَبُ تَكُوْنَ لَهُ الْحَاجَةُ وَلَيْسَ فِي الْجَنَّةِ أَذًى ،فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "حَاجَةُ أَحَدِهِمْ رَشْحٌ يَفِيْضُ مِنْ جِلْدِهِ فَإِذَا بَطْنُهُ قَدْ ضَمُرَ"

[السنن الکبری صفحہ ٤٥٤ ج ٦ حدیث رقم ١/١١٤٧٨]

ترجمہ: حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک یہودی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور اس نے کہا اے ابوالقاسم! کیا آپ یہ نہیں کہتے کہ جنتی جنت میں کھائیں گے اور پئیں گے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بالکل ایسی ہی بات ہے۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ ایک جنتی کو کھانے پینے اور جماع کرنے اور اپنی خواہش کے لئے سو آدمیوں کی طاقت دی جائے گی۔ اس پر یہودی بولا کہ جو کھائے گا پیئے گا اسے (فارغ ہونے کی) ضرورت بھی پڑے گی اور جنتی میں تو گندگی نہیں ہے؟ اس پر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اس کی حاجت اس طرح پوری ہوگی کہ ایک پسینہ ان کی کھالوں سے بہے گا جس کے بعد پیٹ کی گرانی ختم ہو جائے گی

اور وہ دبلا ہو جائے گا۔

حدیث نمبر (۲)

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:يُعْطَى الْمُؤْمِنُ فِي الْجَنَّةِ قُوَّةَ كَذَا وَكَذَا مِنَ الْجِمَاعِ قِيْلَ:يَارَسُوْلَ اللّٰهِ أَوَيُطِيْقُ ذٰلِكَ؟ قَالَ يُعْطَى قُوَّةَ مِائَةٍ [رواه الترمذی رقم ۲۵۳۶]

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ مومن کو جنت میں جماع کی اتنی اتنی قوت دی جائے گی۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ! کیا وہ اتنا جماع کرنے کی طاقت رکھے گا؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اسے سو مردوں کی طاقت دی جائے گی۔

انیسویں فصل

جنت میں حوروں کا گانا

حدیث نمبر (۱)

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ:قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:"إِنَّ أَزْوَاجَ أَهْلِ الْجَنَّةِ لَيُغَنِّيْنَ أَزْوَاجَهُنَّ بِأَحْسَنِ أَصْوَاتٍ سَمِعَهَا أَحَدٌ قَطُّ إِنَّ مِمَّا يُغَنِّيْنَ بِهِ"نَحْنُ الْخَيْرَاتُ الْحِسَانُ، أَزْوَاجُ قَوْمٍ كِرَامٍ، يَنْظُرُوْنَ بِقُرَّةِ أَعْيَانٍ"، وَإِنَّ مِمَّا يُغَنِّيْنَ بِهِ:" نَحْنُ الْخَالِدَاتُ فَلاَ نَمُتْنَهْ، نَحْنُ الآمِنَاتُ فَلاَ نَخَفْنَهْ، نَحْنُ الْمُقِيْمَاتُ فَلاَ نَظْعَنَهْ".

[الترغيب والترهيب صفحه ٤٤٧، ج ٤ رقم الحديث ٥٥٣٩]

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

کہ اہل جنت کی بیویاں ایسی خوش الحانی کے ساتھ اپنے شوہروں کے سامنے گائیں گی کہ سننے والوں نے کبھی اس سے زیادہ خوش کن آوازوں کے ساتھ کسی کو گاتے ہوئے نہ سنا ہوگا۔ وہ اپنے گانے میں کہیں گی کہ ہم خوش اخلاق خوبصورت ہیں۔ ہم ان لوگوں کی بیویاں ہیں وہ مرد ہمیں دیکھ کر اپنی آنکھیں ٹھنڈی کرتے ہیں اور ایک گانے میں وہ یہ گائیں گی کہ ہم ہمیشہ رہیں گی، مریں گی نہیں، ہم بے خوف ہیں، ڈریں گی نہیں، ہم یہاں رہیں گی، یہاں سے کہیں اور نہیں جائیں گی۔

حدیث نمبر (۲)

عَنْ أَبِیْ أُمَامَةَ الْبَاهِلِی رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: مَامِنْ عَبْدٍ یَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا وَیَجْلِسُ عِنْدَ رَأْسِهِ وَعِنْدَ رِجْلَیْهِ ثِنْتَانِ مِنَ الْحُوْرِ الْعِیْنِ تُغَنِّیَانِهِ بِأَحْسَنِ صَوْتٍ سَمِعَهُ الإِنْسُ وَالْجِنُّ وَلَیْسَ بِمِزْمَارِ الشَّیْطَانِ وَلٰكِنْ بِتَحْمِیْدِ اللّٰهِ وَتَقْدِیْسِهِ [اتحاف السادة المتقين ص ٥٤٧ ج ١٠]

ترجمہ: حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ جنت میں ہر داخل ہونے والے بندے کے سر اور پیروں کے پاس دو حور عین بیٹھ کر ایسی خوش الحانی کے ساتھ گائیں گی کہ ویسی خوش الحان آواز کسی انسان اور کسی جن نے نہ سنی ہوگی اور وہ گانا شیطانی باجا نہ ہوگا کہ اس میں فحش کلام ہو بلکہ وہ اللہ تعالیٰ کی تحمید اور تقدیس (پر مشتمل بات) ہوگی۔

حدیث نمبر (۳)

وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ الْحُوْرَ فِی الْجَنَّةِ یُغَنِّیْنَ یَقُلْنَ نَحْنُ الْحُوْرُ الْحِسَانُ هُدِیْنَا لِأَزْوَاجٍ كِرَامٍ

[الترغيب والترهيب صفحه ٤٤٨، ج ٤) رقم الحديث ٥٥٤٠]

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ حورعین جنت میں گاتی ہوئی یوں کہیں گی کہ ہم خوبصورت گوری ہیں، ہمیں معزز شوہروں کے لئے ہدیہ کیا گیا ہے۔

بیسویں فصل

اہل جنت کے زیور

یُحَلَّوْنَ فِیْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَلُؤْلُؤًا وَلِبَاسُهُمْ فِیْهَا حَرِیْرٌ

[سورة الحج ۲۳]

ان کو سونے کے کنگن اور موتی پہنائے جائیں گے اور وہاں ان کا لباس ریشمی ہوگا۔ (کشف الرحمٰن)

وَحُلُّوْا اَسَاوِرَ مِنْ فِضَّةٍ وَسَقٰهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُوْرًا

[سورة الدهر ۲۱]

اور ان کو چاندی کے کنگن پہنائے جائیں گے اور ان کا پروردگار ان کو شراب طہور یعنی نہایت پاکیزہ شراب پلائے گا۔ (کشف الرحمٰن)

حدیث نمبر (۱)

عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ:قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ کَانَ اَدْنٰی أَهْلِ الْجَنَّةِ حِلْیَةٌ عُدِلَتْ بِحِلْیَةِ اَهْلِ الدُّنْیَا جَمِیْعُهَا لَکَانَ مَایُحَلِّیْهِ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ بِهٖ فِی الْآخِرَةِ اَفْضَلَ مِنْ حِلْیَةِ الدُّنْیَا جَمِیْعِهَا.

[رواه الطبرانی فی الاوسط من حدیث ابی هریرة باسناد حسن]

[إتحاف السادة المتقین صفحه ۵۳۲ ج ۱۰]

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ

اگر جنتی کا سب سے کم درجہ والا زیور کا مقابلہ دنیا والوں کے سب زیوروں سے کیا جائے تو اللہ تعالی ان کو آخرت میں جو زیور پہنائیں گے وہ ان سب زیوروں سے زیادہ افضل ہوگا۔

حدیث نمبر (۲)

عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيْكَرِبَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ:قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:يُوْضَعُ عَلٰى رَأْسِهِ تَاجُ الْوَقَارِ الْيَاقُوْتَةُ مِنهَا خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا.

[رواه الترمذى رقم الحديث ۱٦٦۳]

ترجمہ: حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ شہید کے سر پر تارج رکھا جائے گا اس تاج کا ایک یاقوت دنیا و مافیہا سے بہتر ہوگا۔

اکیسویں فصل

جنت کے رومال

حدیث نمبر (۱)

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ:أُهْدِيَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُبَّةُ سُنْدُسٍ، وَكَانَ يَنْهٰى عَنِ الْحَرِيْرِ، فَعَجِبَ النَّاسُ مِنْهَا، فَقَالَ، وَالَّذِىْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَمَنَادِيْلُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِي الْجَنَّةِ لَأَحْسَنَ مِنْ هٰذَا. [رواه البخارى رقم: ۲۳٤۸]

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ کو ریشم کا جبہ ہدیہ کیا گیا تھا۔ لوگوں کو اسے دیکھ کر تعجب ہوا (کہ کتنا اچھا ہے) اور آپ علیہ السلام ریشم سے منع فرماتے تھے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا قسم ہے اس ذات کی

جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ سعد بن معاذ کے رومال جنت میں اس سے زیادہ خوبصورت ہیں۔

بائیسویں فصل

جنتیوں کے بازار

حدیث نمبر (۱)

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:"اِنَّ فِيْ الْجَنَّةِ لَسُوْقاً ،يَأْتُوْنَهَا كُلَّ جُمُعَةٍ فَتَهُبُّ رِيْحُ الشَّمَالِ فَتَحْثُوْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ وَثِيَابِهِمْ، فَيَزْدَادُوْنَ حُسْنًا وَجَمَالاً،فَيَرْجِعُوْنَ إِلٰى اَهْلِيْهِمْ وَقَدْ اِزْدَادُوْا حُسْناً وَجَمَالاً، فَيَقُوْلُوْنَ :وَأَنْتُمْ، وَاللّٰهِ! لَقَدْ اِزْدَدْتُّمْ بَعْدَنَا حُسْناً وَ جَمَالاً

[رواه مسلم رقم الحديث ٧١٤٦]

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ جنت میں ایک بازار ہے جس میں جنتی ہر جمعہ کو آیا کریں گے۔ پھر شمال کی ہوا چلے گی۔ جس سے ان کے چہرے اور کپڑے بھر جائیں گے اور ان کا حسن و جمال اور بڑھ جائے گا۔ پھر وہ گھر والوں کے پاس جائیں گے تو گھر والے ان کے حسن و جمال میں اضافہ ہونے کی وجہ سے کہیں گے کہ بخدا ہمارے بعد تمہارا حسن و جمال بہت زیادہ ہوگیا ہے تو وہ اپنے گھر والوں سے کہیں گے کہ تمہارا حسن و جمال بھی زیادہ ہوگیا ہے۔

تیئیسویں فصل

اہل جنت کا اپنے رب کو دیکھنا

وُجُوْهٌ يَوْمَئِذٍ نَاضِرَةٌ ○ إِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ . [سورة القيامة ٢٣]

اس دن بہت سے چہرے بارونق اور چمکتے ہوئے ہوں گے۔ وہ اپنے رب کی تجلی کا مشاہدہ کرتے ہوں گے۔ (کشف الرحمٰن)

حدیث نمبر (۱)

عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ:أَنَّ النَّاسَ قَالُوْا: یَارَسُوْلَ اللّٰهِ! هَلْ نَرٰی رَبَّنَا یَوْمَ الْقِیَامَةِ؟ قَالَ هَلْ تُمَارُوْنَ فِی الْقَمَرِ لَیْلَةَ الْبَدْرِ لَیْسَ دُوْنَهُ سَحَابٌ؟ قَالُوْا:لاَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ: فَهَلْ تُمَارُوْنَ فِیْ رُؤْیَةِ الشَّمْسِ لَیْسَ دُوْنَهَا سَحَابٌ

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کچھ لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ یارسول اللہ کیا ہم اپنے رب کو قیامت میں دیکھ سکیں گے؟ آپ ﷺ نے (جواب کے لئے) پوچھا کیا تمہیں چودھویں کے چاند میں جب کہ اس کے قریب کہیں بادل بھی نہ ہو کوئی شبہ ہوتا ہے؟ لوگوں نے کہا نہیں، پھر آپ نے پوچھا کہ کیا تمہیں سورج میں جبکہ اس کے قریب کہیں بادل نہ ہو شبہ ہوتا ہے، لوگ بولے کہ نہیں۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا رب العزت کو تم اس طرح دیکھو گے۔

حدیث نمبر (۲)

عَنْ صُهَیْبٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا دَخَلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ، قَالَ:یَقُوْلُ اللّٰهُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی: تُرِیْدُوْنَ شَیْأً أَزِیْدُکُمْ؟ فَیَقُوْلُوْنَ:أَلَمْ تُبَیِّضْ وُجُوْهَنَا؟ أَلَمْ تُدْخِلْنَا الْجَنَّةَ وَتُنَجِّنَا مِنَ النَّارِ؟ قَالَ: فَیَکْشِفُ الْحِجَابَ، فَمَا أُعْطُوْا شَیْأً أَحَبَّ اِلَیْهِمْ مِنَ النَّظَرِ اِلٰی رَبِّهِمْ (عَزَّوَجَلَّ)

[رواه مسلم رقم الحديث ٤٤٩]

ترجمہ: حضرت صہیب رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ جب تمام جنتی جنت میں چلے جائیں گے تو اس وقت اللہ تعالیٰ ان سے فرمائیں گے کہ

تمہیں مزید کسی اور چیز کی ضرورت ہے جو میں تمہیں دوں، جنتی عرض کریں گے، کیا آپ نے ہمارے چہرے روشن نہیں کر دیئے، کیا آپ نے ہمیں دوزخ سے نجات دے کر جنت میں داخل نہیں فرما دیا۔ رسول اللہ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ پھر اللہ تعالیٰ ان کے اور اپنی ذات کے درمیان سے حجاب ہٹادے گا اور جنتی اللہ تعالیٰ کا دیدار کرلیں گے۔ انہیں اللہ تعالیٰ کے دیدار سے زیادہ کوئی چیز محبوب نہیں ہوگی۔

حدیث نمبر (۳)

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ قَيْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: جَنَّتَانِ مِنْ فِضَّةٍ آنِيَتُهُمَاوَمَافِيْهِمَا، وَجَنَّتَانِ مِنْ ذَهَبٍ آنِيَتُهُمَا وَمَا فِيْهِمَا، وَمَا بَيْنَ الْقَوْمِ وَبَيْنَ أَنْ يَنْظُرُوْا إِلٰى رَبِّهِمْ اِلَّا رِدَاءُ الْكِبْرِيَآءِ عَلٰى وَجْهِهٖ فِيْ جَنَّةِ عَدْنٍ

[رواه البخاری رقم الحدیث ۷۴۴۴]

ترجمہ: حضرت قیس رضی اللہ عنہ کے بیٹے عبداللہ اپنے والد قیس سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا دو جنتیں چاندی کی ہیں، ان کے برتن اور جو کچھ ان میں ہے وہ سب چاندی کا ہے اور دو جنتیں سونے کی ہیں، ان کے برتن اور جو کچھ ان میں ہے سب سونے کا ہے اور جنت عدن میں قوم اور اللہ تعالیٰ کے دیدار کے درمیان صرف کبریائی کی چادر حائل ہوگی جو رب العزت کے چہرے پر ہوگی۔

چوبیسویں فصل

جنت میں مومن کا قد و قامت

حدیث نمبر (۱)

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَكُلُّ مَنْ يَّدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلٰى صُوْرَةِ آدَمَ وَطُوْلُهٗ

سِتُّوْنَ ذِرَاعاً

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ جو بھی جنت میں داخل ہوگا وہ حضرت آدم علیہ السلام کی صورت پر ہوگا۔ اس کا قد ساٹھ گز ہوگا۔

پچیسویں فصل

ہمیشہ کی رضامندی

لِلَّذِيْنَ اتَّقَوْا عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَأَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ وَّرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌ بِالْعِبَادِ. [سورۃ آل عمران ۱۵]

جو لوگ تقویٰ کی روش اختیار کریں گے، ان کے لئے ان کے رب کے ہاں ایسے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں۔ وہ ان باغوں میں ہمیشہ رہیں گے اور ان کے لئے پاکیزہ عورتیں ہیں اور مزید برآں اللہ تعالیٰ کی خوشنودی انہیں حاصل ہوگی اور سب بندے اللہ کی نگاہ میں ہیں۔ (کشف الرحمٰن)

إِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ أُولٰٓئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ ○ جَزَآؤُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ أَبَدًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ رَبَّهٗ. [سورۃ البینۃ ۸.۷]

البتہ جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال کے پابند رہے تو یہ لوگ ساری مخلوق سے بہتر ہیں۔ ان کا صلہ ان کی رب کے ہاں ایسے دائمی باغ ہوں گے جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی، یہ لوگ ان میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان سے راضی اور وہ اس سے راضی یہ صلہ اس شخص کے لئے ہے جو اپنے پروردگار سے ڈرتا رہا۔

حدیث نمبر (۱)

عَنْ أَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ یَقُوْلُ لِأَهْلِ الْجَنَّةِ ! یَاأَهْلَ الْجَنَّةِ ! فَیَقُوْلُوْنَ لَبَّیْکَ، رَبَّنَا وَسَعْدَیْکَ، وَالْخَیْرُ فِیْ یَدَیْکَ، فَیَقُوْلُ: هَلْ رَضِیْتُمْ؟ فَیَقُوْلُوْنَ: وَمَا لَنَا لاَ نَرْضٰی؟ یَارَبِّ وَقَدْ أَعْطَیْتَنَا مَالَمْ تُعْطِ أَحَدًا مِنْ خَلْقِکَ، فَیَقُوْلُ: أَلاَ أُعْطِیْکُمْ أَفْضَلَ مِنْ ذٰلِکَ؟ فَیَقُوْلُوْنَ: یَارَبِّ! وَأَیُّ شَیْءٍ أَفْضَلُ مِنْ ذٰلِکَ؟ فَیَقُوْلُ: أُحِلُّ عَلَیْکُمْ رِضْوَانِیْ فَلاَ أَسْخَطُ عَلَیْکُمْ بَعْدَهُ أَبَدًا [رواه مسلم رقم الحدیث ۷۱٤۰]

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اہل جنت سے فرمائیں گے۔ اے اہل جنت! جنتی عرض کریں گے لبیک، ہم آپ کی اطاعت کے لئے حاضر ہیں اور سب خیر آپ کے پاس ہے۔

اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کیا تم راضی ہو وہ کہیں گے اے ہمارے رب ہم کیوں راضی نہ ہوں گے جبکہ آپ نے ہمیں وہ کچھ دے دیا ہے جو آپ نے اپنی کسی اور مخلوق کو نہیں دیا۔

اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کیا میں تمہیں اس سے افضل نعمت نہ دوں، وہ کہیں گے اے رب اس سے افضل نعمت کیا چیز ہوگی؟ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے میں تم سے ایسا راضی ہوں کہ پھر اس کے بعد کبھی تم سے ناراض نہیں ہوں گا۔

چھبیسویں فصل

ہمیشہ رہنا

إِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ کَانَتْ لَهُمْ جَنّٰتُ

الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا O خٰلِدِيْنَ فِيْهَا لَا يَبْغُوْنَ عَنْهَا حِوَلًا O

[سورة الكهف :۱۰۷.۱۰۸]

یقیناً جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل بھی کئے ان کی مہمانی کے لئے بہشت بریں کے باغ ہوں، وہ ان باغوں میں ہمیشہ رہیں گے اور وہ وہاں سے منتقل ہونا نہ چاہیں گے۔ (کشف الرحمٰن)

حدیث نمبر (۱)

عَنْ أَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ وَأَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يُنَادِىْ مُنَادٍ "اِنَّ لَكُمْ أَنْ تَصِحُّوْا فَلَا تَسْقَمُوا أَبَدًا، وَإِنَّ لَكُمْ أَنْ تَحْيَوْا فَلَا تَمُوْتُوْا أَبَدًا وَإِنَّ لَكُمْ أَنْ تَشِبُّوْا فَلَا تَهْرَمُوْا أَبَدًا، وَاِنَّ لَكُمْ أَنْ تَنْعَمُوْا فَلَا تَبْأَسُوْا أَبَدًا "فَذٰلِكَ قَوْلُهُ عَزَّوَجَلَّ" ﴿وَنُوْدُوْا أَنْ تِلْكُمُ الْجَنَّةُ اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ﴾

[رواه مسلم رقم الحديث ۷۱۵۷]

ترجمہ: حضرت ابو سعید خدری اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ جنت میں ایک منادی آواز لگائے گا، بے شک تمہارے لئے صحت ہے، تم کبھی بیمار نہ ہو گے، تمہارے لئے زندگی ہے، تم کبھی نہ مرو گے، تمہارے لئے جوانی ہے، کبھی بوڑھے نہ ہو گے، تمہارے لئے ہمیشہ کی نعمتیں ہیں، کبھی تم پر کوئی تکلیف نہیں آئے گی۔

حدیث نمبر (۲)

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : "يُدْخِلُ اللّٰهُ اَهْلَ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ، وَيُدْخِلُ أَهْلَ النَّارِ النَّارَ، ثُمَّ يَقُوْمُ مُؤَذِّنٌ بَيْنَهُمْ فَيَقُوْلُ: يَاأَهْلَ الْجَنَّةِ! لَا

مَوْتَ، وَيَاأَهْلَ النَّارِ! لاَ مَوْتَ كُلٌّ خَالِدٌ فِيمَا هُوَفِيهِ."

[رواه مسلم رقم الحديث ٧١٨٣]

ترجمہ: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ جنتیوں کو جنت میں اور دوزخیوں کو دوزخ میں داخل فرمائیں گے، پھر اہل جنت اور اہل دوزخ کے درمیان ایک منادی کھڑے ہو کر یہ اعلان کرے گا کہ اے جنت والو! موت نہیں اور اے دوزخیوں! موت نہیں، سب ہمیشہ ہمیشہ اپنے ٹھکانہ پر رہیں گے۔

ستائیسویں فصل

اہل جنت کی صفوں کی تعداد

حدیث نمبر (۱)

عَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ:رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَهْلُ الْجَنَّةِ عِشْرُوْنَ وَمِئَةَ صَفٌّ: ثَمَانُوْنَ مِنْهَا مِنْ هٰذِهِ الْأُمَّةِ وَاَرْبَعُوْنَ مِنْ سَائِرِ الْأُمَمِ

[رواه الترمذى رقم الحديث ٢٥٤٦]

ترجمہ: حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اہل جنت کی ۱۲۰ صفیں ہوں گی، اس امت کی ان میں سے ۸۰ ہوں گی اور ۴۰ باقی امتوں کی ہوں گی۔

حدیث نمبر (۲)

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قُبَّةٍ فَقَالَ:"أَتَرْضَوْنَ أَنْ تَكُوْنُوْا رُبُعَ اَهْلِ الْجَنَّةِ؟"قُلْنَا: نَعَمْ، قَالَ أَتَرْضَوْنَ أَنْ تَكُوْنُوْا ثُلُثَ أَهْلِ

الْجَنَّةِ؟" قُلْنَا نَعَمْ قَالَ:"أَتَرْضَوْنَ أَنْ تَكُوْنُوْا شَطْرَ أَهْلِ الْجَنَّةِ؟" قُلْنَا نَعَمْ، قَالَ اِنِّیْ لَأَرْجُوْا أَنْ تَكُوْنُوْا شَطْرَ أَهْلِ الْجَنَّةِ، وَذٰلِكَ أَنَّ الْجَنَّةَ لَايَدْخُلُهَا اِلَّا نَفْسٌ مُسْلِمَةٌ وَمَا اَنْتُمْ فِیْ أَهْلِ الشِّرْكِ اِلَّا كَالشَّعْرَةِ الْبَيْضَاءِ فِیْ جِلْدِ الثَّوْرِ الْأَسْوَدِ، أَوْكَالشَّعْرَةِ السَّوْدَاءِ فِیْ جِلْدِ الثَّوْرِ الْأَحْمَرِ.

[رواه البخاری رقم الحدیث ٦٥٢٨]

ترجمہ: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک خیمہ میں تھے، آپ ﷺ نے فرمایا کہ کیا تم اس پر خوش ہو گے کہ تم لوگ اہل جنت کا ایک چوتھائی ہو؟؟ ہم نے کہا کہ جی ہاں، آپ نے فرمایا کیا تم اس پر راضی ہو کہ تم اہل جنت کے تہائی ہو ہم نے کہا کہ جی ہاں! پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ کیا تم آدھے ہونے پر راضی ہو؟ ہم نے عرض کیا جی ہاں۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں محمد کی جان ہے، مجھے امید ہے کہ تم لوگ اہل جنت کا آدھا ہو گے۔ اور یہ اس لئے ہوگا کہ جنت میں مسلمان روح کے سوا اور کوئی داخل نہ ہوگا اور تم لوگ اہل شرک کے درمیان اس طرح ہو گے جیسا سیاہ بیل کے جسم پر سفید بال ہوتے ہیں۔ یا جیسی سرخ بیل کے جسم پر سیاہ بال ہوتے ہیں۔

ف: بظاہر مقصود یہ ہے کہ تم بڑی کثیر تعداد میں جنت میں جانے والوں میں ہو گے، جس کو کبھی آدھے سے اور کبھی دو تہائی سے تعبیر فرمایا۔ واللہ اعلم۔

اٹھائیسویں فصل

سب سے آخر میں داخل ہونے والے جنتی

حدیث نمبر (۱)

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ:قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقُوْلُ: مَنْ كَانَ يَعْبُدُ شَيْأً فَلْيَتَّبِعْ، فَمِنْهُمْ مَنْ يَّتْبَعُ الشَّمْسَ، وَمِنْهُمْ مَنْ يَّتْبَعُ الْقَمَرَ، وَمِنْهُمْ مَنْ يَّتْبَعُ الطَّوَاغِيْتَ، وَتَبْقٰى هٰذِهِ الْأُمَّةُ فِيْهَا مُنَافِقُوْهَا، فَيَأْتِيْهِمُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ فَيَقُوْلُ: أَنَا رَبُّكُمْ، فَيَقُوْلُوْنَ: هٰذَا مَكَانُنَا حَتّٰى يَأْتِيَنَا رَبُّنَا، فَإِذَا جَآءَ رَبُّنَا عَرَفْنَاهُ، فَيَأْتِيْهِمُ اللّٰهُ فَيَقُوْلُ أَنَارَبُّكُمْ، فَيَقُوْلُوْنَ : أَنْتَ رَبُّنَا فَيَدْعُوْهُمْ وَيُضْرَبُ الصِّرَاطُ بَيْنَ ظَهْرَانَيْ جَهَنَّمَ فَأَكُوْنُ أَوَّلَ مَنْ يَّجُوْزُ مِنَ الرُّسُلِ بِأُمَّتِهٖ، وَلَايَتَكَلَّمُ يَوْمَئِذٍ اِلَّا الرُّسُلُ، وَكَلَامُ الرُّسُلِ يَوْمَئِذٍ :اَللّٰهُمَّ سَلِّمْ سَلِّمْ، وَفِيْ جَهَنَّمَ كَلَالِيْبُ مِثْلَ شَوْكِ السَّعْدَانِ : هَلْ رَأَيْتُمْ شَوْكَ السَّعْدَانِ؟ قَالُوْا: نَعَمْ، قَالَ: فَاِنَّهَا مِثْلُ شَوْكِ السَّعْدَانِ غَيْرَ أَنَّهٗ لَايَعْلَمُ قَدْرَ عِظَمِهَا اِلَّااللّٰهُ، تَخْطَفُ النَّاسَ بِأَعْمَالِهِمْ: فَمِنْهُمْ مَنْ يُوْبَقُ بِعَمَلِهٖ، وَمِنْهُمْ مَنْ يُخَرْوَلُ، ثُمَّ يَنْجُوْ حَتّٰى اِذَا اَرَادَاللّٰهُ رَحْمَةَ مَنْ اَرَادَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ أَمَرَاللّٰهُ الْمَلَآئِكَةَ أَنْ يُخْرِجُوْا مَنْ كَانَ يَعْبُدُاللّٰهَ، فَيُخْرِجُوْنَهُمْ وَيَعْرِفُوْنَهُمْ بِآثَارِ السُّجُوْدِ، وَحَرَّمَ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ أَنْ تَأْكُلَ اَثَرَ السُّجُوْدِ، فَيَخْرُجُوْنَ مِنَ النَّارِ فَكُلُّ ابْنِ آدَمَ تَأْكُلُهُ النَّارُ اِلَّا اَثَرَ السُّجُوْدِ فَيَخْرُجُوْنَ مِنَ النَّارِ قَدِ امْتَحَشُوْا، فَيُصَبُّ عَلَيْهِمْ مَآءُ الْحَيَاةِ، فَيَنْبُتُوْنَ كَمَا تَنْبُتُ الْحِبَّةُ فِيْ حَمِيْلِ السَّيْلِ، ثُمَّ يَفْرُغُ اللّٰهُ مِنَ الْقَضَآءِ بَيْنَ الْعِبَادِ، وَيَبْقٰى رَجُلٌ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ. وَهُوَ آخِرُ اَهْلِ النَّارِ دُخُوْلاً الْجَنَّةَ مُقْبِلاً بِوَجْهِهٖ قِبَلَ النَّارِ فَيَقُوْلُ : يَارَبِّ اصْرِفْ وَجْهِيْ عَنِ النَّارِ فَقَدْ قَشَبَنِيْ رِيْحُهَا، وَأَحْرَقَنِيْ ذَكَاؤُهَا،

فَيَقُوْلُ:هَلْ عَسَيْتَ اِنْ فُعِلَ ذٰلِکَ بِکَ اَنْ تَسْأَلَ غَيْرَ ذٰلِکَ؟ فَيَقُوْلُ:لَاوَعِزَّتِکَ، فَيُعْطِي اللّٰهُ مَاشَآءَ مِنْ عَهْدٍ وَمِيْثَاقٍ فَيَنْصَرِفُ اللّٰهُ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ،فَاِذَا اَقْبَلَ بِهٖ عَلَى الْجَنَّةِ رَاٰى بَهْجَتَهَا سَكَتَ مَاشَآءَ اللّٰهُ أَنْ يَسْكُتَ،ثُمَّ قَالَ:يَارَبِّ قَدِّمْنِيْ عِنْدَ بَابِ الْجَنَّةِ ،فَيَقُوْلُ اللّٰهُ لَهُ:أَلَيْسَ قَدْ اَعْطَيْتَ الْعُهُوْدَ وَالْمَوَاثِيْقَ أَنْ لَاتَسْأَلَ غَيْرَالَّذِیْ كُنْتَ سَأَلْتَ؟فَيَقُوْلُ:يَارَبِّ لَا أَكُوْنُ اَشْقٰى خَلْقِکَ، فَيَقُوْلُ :فَمَا عَسَيْتَ اِنْ اُعْطِيْتَ ذٰلِکَ أَنْ لَا تَسْأَلَ غَيْرَهُ؟فَيَقُوْلُ لَاوَعِزَّتِکَ لَاأَسْأَلُکَ غَيْرَ ذٰلِکَ، فَيُعْطِي رَبَّهُ مَاشَآءَ مِنْ عَهْدٍ وَمِيْثَاقٍ فَيُقَدِّمُهُ اِلٰى بَابِ الْجَنَّةِ، فَاِذَا بَلَغَ بَابَهَا فَرَاٰى زَهْرَتَهَا وَمَافِيْهَا مِنَ النَّضْرَةِ وَالسُّرُوْرِ، فَيَسْكُتُ مَاشَآءَ اللّٰهُ أَنْ يَسْكُتَ، فَيَقُوْلُ يَارَبِّ أَدْخِلْنِي الْجَنَّةَ، فَيَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى وَيْحَکَ يَابْنَ آدَمَ،مَا أَغْدَرَکَ؟ أَلَيْسَ قَدْ أَعْطَيْتَ الْعَهْدَ وَالْمِيْثَاقَ أَنْ لَا تَسْأَلَ غَيْرَالَّذِیْ أُعْطِيْتَ؟ فَيَقُوْلُ يَارَبِّ لَا تَجْعَلْنِيْ اَشْقٰى خَلْقِکَ. فَيَضْحَکُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ مِنْهُ، ثُمَّ يَأْذَنُ لَهُ فِيْ دُخُوْلِ الْجَنَّةِ، فَيَقُوْلُ لَهُ تَمَنَّ، فَيَتَمَنّٰى حَتّٰى اِذَا انْقَطَعَتْ اُمْنِيَّتُهُ، قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ : زِدْ مِنْ كَذَا وَكَذَا، أَقْبَلَ يُذَكِّرُهُ رَبُّهُ عَزَّوَجَلَّ حَتّٰى اِذَا انْتَهَتْ بِهِ الْأَمَانِيُّ، قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لَکَ ذَالِکَ وَمِثْلُهُ مَعَهُ“ قَالَ اَبُوْسَعِيْدِ الْخُدْرِیّ لِأَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: لَکَ ذٰلِکَ وَعَشَرَةُ أَمْثَالِهٖ“ قَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ : لَمْ اَحْفَظْ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اِلَّا قَوْلَهُ : "لَکَ ذٰلِکَ وَمِثْلُهُ مَعَهُ" قَالَ اَبُوْسَعِيْدِ الْخُدْرِیّ : اِنِّیْ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ :"ذٰلِکَ لَکَ وَعَشَرَةُ اَمْثَالِهِ"

[رواه البخاری رقم الحدیث ٨٠٦]

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا، لوگ قیامت کے دن جمع کیے جائیں گے، اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ جو جسے پوجتا تھا اس کے پیچھے ہو لے۔ چنانچہ بہت سے لوگ سورج کے پیچھے ہولیں گے، بہت سے چاند کے اور بہت سے بتوں کے پیچھے ہولیں گے، یہ امت باقی رہ جائے گی اس میں بھی منافقین ہوں گے۔ جن کے پاس اللہ تعالیٰ آئیں گے اور ان سے کہیں گے کہ میں تمہارا رب ہوں، منافقین کہیں گے کہ ہم یہیں اپنے رب کے آنے تک کھڑے رہیں گے۔ جب ہمارا رب آئے گا تو ہم اسے پہچان لیں گے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ان کے پاس آئیں گے اور فرمائیں گے کہ میں تمہارا رب ہوں، وہ بھی کہیں گے کہ آپ ہمارے رب ہیں، پھر اللہ تعالیٰ انہیں بلوائیں گے۔

پل صراط جہنم کے اوپر بنادی جائے گی اور میں اپنی امت کے ساتھ اس سے گزرنے والا سب سے پہلا رسول ہوں گا۔ اس روز انبیاء کے علاوہ کوئی اور بات بھی نہ کر سکے گا اور انبیاء بھی صرف یہ کہیں گے اے اللہ محفوظ رکھئے، اے اللہ محفوظ رکھئے اور جہنم میں سعدان کے کانٹوں کی طرح آنکڑے ہوں گے۔ سعدان کے کانٹے تو تم نے دیکھے ہوں گے؟ صحابہ نے عرض کیا، جی ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا تو وہ سعدان کے کانٹوں کی طرح ہوں گے۔ البتہ ان کے طول وعرض کو اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی نہیں جانتا وہ آنکڑے لوگوں کو ان کے اعمال کے مطابق کھینچ لیں گے۔

بہت سے لوگ اپنے عمل کی وجہ سے ہلاک اور بہت سے ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں گے، پھر ان کی نجات ہوگی۔ جہنمیوں میں سے جس پر اللہ تعالیٰ رحم فرمانا چاہیں گے تو ملائکہ کو حکم دیں گے کہ جو اللہ تعالیٰ ہی کی عبادت کرتے تھے انہیں باہر نکالیں، چنانچہ وہ

باہر نکلیں گے اور موحدوں کو سجدے کے آثار سے پہچانیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے جہنم پر سجدہ کے نشانات کا جلانا حرام کر دیا ہے۔ چنانچہ جب یہ جہنم سے نکالے جائیں گے تو سجدہ کے اثر کے سوا ان کے تمام حصوں کو آگ جلا چکی ہوگی۔ جب جہنم سے باہر آئیں گے تو بالکل ہی جل چکے ہوں گے اس لئے ان پر آب حیات ڈالا جائے گا جس سے ان میں اس طرح تازگی آجائے گی جیسے سیلاب کے کوڑے کرکٹ پر سیلاب تھمنے کے بعد سبزہ اگ آتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ بندوں کے فیصلے سے فارغ ہو جائیں گے۔

لیکن ایک شخص جنت اور جہنم کے درمیان اب بھی باقی رہ جائے گا، یہ جنت میں داخل ہونے والا آخری دوزخی ہوگا۔ اس کا چہرہ دوزخ کی طرف ہے، اس لئے کہے گا کہ اے رب میرے چہرے کو دوزخ کی طرف سے پھر دیجئے کیونکہ اس کی بو بڑی ہی تکلیف دہ ہے اور اس کی تیزی مجھے جلا رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ پوچھیں گے کہ اگر تمہاری تمنا پوری کر دی جائے تو تم دوبارہ نیا سوال تو نہیں کرو گے؟ بندہ کہے گا نہیں، تیرے غلبہ کی قسم۔ یہ شخص اللہ تعالیٰ سے ہر طرح میثاق کرے گا کہ پھر دوسرا سوال نہیں کرے گا۔

اللہ تعالیٰ جہنم کی طرف سے اس کا منہ پھیر دیں گے، جس کی وجہ سے جنت کی طرف اس کا رخ ہو گیا اور اس کی شادابی نظروں کے سامنے آئی تو اللہ تعالیٰ نے جتنی دیر چاہا چپ رہے گا لیکن پھر بول پڑے گا اے اللہ مجھے جنت کے دروازے کے قریب پہنچا دیجئے۔ اللہ تعالیٰ پوچھیں گے کیا تم نے عہد و پیمان نہیں باندھے تھے کہ اس سوال کے علاوہ اور کوئی سوال تم نہیں کرو گے۔ بندہ کہے گا، اے رب مجھے آپ کی مخلوق میں سب سے زیادہ بد بخت نہیں ہونا چاہئے۔ اللہ رب العزت فرمائیں گے کہ پھر کیا ضمانت ہے اگر تمہاری یہ تمنا پوری کر دی گئی تو دوسرا کوئی سوال پھر نہیں کرو گے۔ بندہ کہے گا، اے میرے رب تیری عزت کی قسم اب دوسرا کوئی سوال تجھ سے نہیں کروں گا۔ چنانچہ اپنے رب سے ہر طرح عہد و پیمان باندھے گا اور جنت کے

دروازے تک پہنچا دیا جائے گا۔ دروازہ پر پہنچ کر جب جنت کی پہنائی، تازگی او رمسرتوں کو دیکھے گا تو جب تک اللہ چاہیں گے چپ رہے گا، لیکن آخر بول پڑے گا کہ اے رب مجھے جنت کے اندر پہنچا دیجئے۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے ابن آدم، تو کس قدر توبہ شکن ہوگیا، ابھی تم نے عہدو پیان نہیں باندھے تھے کہ جو کچھ دے دیا گیا اس سے زیادہ اور کچھ نہیں مانگو گے؟

بندہ کہے گا اے رب مجھے اپنی سب سے زیادہ بدنصیب مخلوق نہ بنایئے۔ اللہ تعالیٰ ہنس پڑیں گے اور اسے جنت میں داخلے کی اجازت عطا کردیں گے اور پھر فرمائیں گے اے ابن آدم کیا تمہاری کوئی تمنائیں ہیں؟ چنانچہ وہ اپنی تمنائیں اللہ تعالیٰ کے سامنے رکھے گا اور پھر تمام تمنائیں ختم ہوجائیں گی تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے فلاں چیز اور مانگو فلاں چیز کا مزید سوال کرو۔ اللہ تعالیٰ خود یاد دلائیں گے اور جب تمام تمنائیں ختم ہوجائیں گی تو فرمائیں گے تمہیں یہ سب اور اس کا دس گنا دیا گیا۔

انتیسویں فصل

اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والے کو دو جنتیں ملیں گی

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتَانِ

ترجمہ: اور جو شخص اپنے پروردگار کے روبرو کھڑے ہونے سے ڈرتا رہتا ہے اس کے لئے بہت بڑھیا دو باغ ہیں۔

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ

سو تم دونوں اپنے رب کی کون کونسی نعمتوں کی تکذیب کرو گے؟

ذَوَاتَآ اَفْنَانٍ

وہ دونوں باغ بکثرت ٹہنیوں والے ہوں گے۔

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبَان

سوتم دونوں اپنے رب کی کون کونسی نعمتوں کی تکذیب کروگے؟

فِیۡهِمَا عَیۡنَانِ تَجۡرِیَانِ

ان دونوں باغوں میں دو بہتے ہوئے چشمے ہوں گے۔

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبَان

سوتم دونوں اپنے رب کی کون کونسی نعمتوں کی تکذیب کروگے؟

فِیۡهِمَا مِنۡ کُلِّ فَاکِهَةٍ زَوۡجَانِ

ان دونوں باغوں میں ہر میوے کی دو دو قسمیں ہوں گی۔

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبَان

سوتم دونوں اپنے رب کی کون کونسی نعمتوں کی تکذیب کروگے؟

تیسویں فصل

جنت بیان سے باہر ہے

حدیث نمبر (۱)

عَنۡ اَبِیۡ هُرَیۡرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنۡهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ قَالَ: قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اَعۡدَدۡتُ لِعِبَادِیَ الصَّالِحِیۡنَ مَالَا عَیۡنٌ رَأَتۡ، وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتۡ، وَلَا خَطَرَ عَلٰی قَلۡبِ بَشَرٍ مِصۡدَاقُ ذٰلِکَ فِیۡ کِتَابِ اللّٰهِ فَلَا تَعۡلَمُ نَفۡسٌ مَّا اُخۡفِیَ لَهُمۡ مِّنۡ قُرَّةِ اَعۡیُنٍ جَزَآءً بِمَا کَانُوۡا یَعۡمَلُوۡنَ [السجدة ۷، رواہ مسلم ۷۱۳۲]

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے، میں نے اپنے نیک بندوں کے لئے وہ نعمتیں تیار کر رکھی ہیں جو کسی آنکھ نے دیکھی نہیں اور نہ کسی کان نے سنی ہیں اور نہ کسی انسان کے دل پر ان کا

خیال گزرا ہے۔اس بات کا مصداق قرآن کریم میں ہے۔

(ترجمہ) کوئی نہیں جانتا ہے کہ ہم نے ان کے لئے کیا کچھ آنکھوں کی ٹھنڈک کا سامان چھپا رکھا ہے۔بدلہ ہے ان کاموں کا جو وہ کیا کرتے تھے۔

حدیث نمبر (۲)

عَنْ أَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ أَدْنٰی اَهْلِ الْجَنَّةِ دَرَجَةً لِمَنْ یَّقُوْمُ عَلٰی رَأْسِهِ عَشَرَةُ آلَافِ خَادِمٍ بِیَدِ کُلِّ وَاحِدٍ صَحْفَتَانِ وَاحِدَةٌ مِنْ ذَهَبٍ وَالْأُخْرٰی مِنْ فِضَّةٍ [رواه الطبرانی باسناد قوی فتح الباری صفحه ۱۳۲ ج۷]

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ سب سے کم درجہ والا جنتی وہ شخص ہوگا کہ جس کے سرہانے دس ہزار خادم ہوں گے، ہر ایک کے ہاتھ میں دو پیالے ہوں گے،ایک سونے کا،دوسرا چاندی کا۔